REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم
وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

REGD. NO. P/GDP 3.

جلد ۳۴
شمارہ ۴

وَلَقَدْ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّۃٌ

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر:- خورشید احمد انور
نائب:- جاوید اقبال اختر

شرح چندہ
سالانہ ۳۶ روپے
ششماہی ۱۸ روپے
ممالک غیر بذریعہ بحری ڈاک ۱۲۰ روپے
فی پرچہ ۷۵ پیسے

"THE WEEKLY BADR" QADIAN-143516

جمادی الاوّل ۱۴۰۵ھ ۲۴ صلح ۱۳۶۴ ہش ۲۴ جنوری ۱۹۸۵ء

اخبارِ احمدیہ

قادیان ۲۱ صلح (جنوری)۔ سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ہفتہ زیر اشاعت کے دوران موصول ہونے والی تازہ اطلاعات کے مطابق لندن میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر و عافیت ہیں اور مہماتِ دینیہ کے سرکرنے میں ہمہ تن مصروف ہیں۔ احبابِ کرام اپنے جان و دل سے محبوب آقا کی صحت و سلامتی، درازیٔ عمر اور مقاصدِ عالیہ میں فائز المرامی کے لئے دردِ دل سے دعائیں جاری رکھیں۔

قادیان ۱۸ صلح (جنوری)۔ حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق مورخہ ۵ بجر ۹ کی تازہ اطلاع مظہر ہے کہ —" طبیعت بہت خراب ہے۔ ڈاکٹر کہتے ہیں کہ دل کا ASTHMA ہے۔ خون پتلا کرنے کی دوائی دی جا رہی ہے۔ احباب حضرت سیدہ ممدوحہ کی کامل و عاجل شفایابی اور درازیٔ عمر کے لئے خصوصی دعائیں کرتے رہیں۔

● محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی مع محترمہ سیدہ بیگم صاحبہ سلمہا اللہ تعالیٰ و بچگان خدا کے فضل سے بخیر و عافیت ہیں۔ الحمد للہ۔

☆ مقامی طور پر جملہ درویشانِ کرام بفضلہٖ تعالیٰ اخیریت سے ہیں۔ ثم الحمد للہ۔

جلسہ سالانہ ربوہ کے التواء کا افسوسناک پس منظر
اور
اوائل اپریل میں منعقد ہونے والے جلسہ سالانہ لندن کے سلسلہ میں ایک ضروری وضاحت

قادیان ۱۹ صلح (جنوری)۔ جیسا کہ احبابِ جماعت کو علم ہے کہ حسبِ سابق امسال بھی جلسہ سالانہ ربوہ کے لئے ۲۶-۲۷-۲۸ فتح (دسمبر) $\frac{۱۳۶۳}{۱۹۸۴}$ ہش / ء کی تاریخیں مقرر کی گئی تھیں اور اس کے انعقاد کی اجازت کے حصول کے لئے حکام کو بر وقت درخواست بھی دے دی گئی تھی۔ مگر افسوس کہ حکومتِ پاکستان نے جماعتِ احمدیہ کے تئیں بدستور معاندانہ رویہ اختیار کرتے ہوئے آخر وقت تک جماعت کی اس درخواست کے بارہ میں خاموشی اختیار کئے رکھی۔ جس کا مقصد سوائے اس کے اور کچھ نہیں تھا کہ ملک کی ایک پُرامن روحانی جماعت اور اس کے افراد کو بلا وجہ تنگ کیا جائے۔ باوثوق ذرائع سے ملنے والی اطلاعات کے مطابق جماعت کی انتظامیہ نے ۱۷ فتح (دسمبر) تک حکومت کی منظوری کا انتظار کیا اور جب دیکھا کہ اندریں بارہ حکومت کی مہرِ سکوت کے ٹوٹنے کا کوئی امکان نہیں تو اسے مجبوراً جلسہ سالانہ کو ملتوی کرنے کا فیصلہ کرنا پڑا۔

جلسہ سالانہ ربوہ کے التواء کا یہ افسوسناک پس منظر یقیناً حکومتِ پاکستان کے ان ناپاک عزائم اور بد ارادوں کی نشاندہی کرتا ہے کہ وہ جماعتِ احمدیہ کی مرکزیت پر ہاتھ ڈالنے اور ربوہ کی مرکزی حیثیت کو ختم کرنے کے درپے ہے۔ لیکن اسے شاید اس حقیقت کا علم نہیں کہ جماعتِ احمدیہ بفضلہٖ تعالیٰ ایک منظم روحانی جماعت ہے جس کے مخلص اور ایثار پیشہ افراد حکومتِ وقت کی تمام تر بے انصافیوں اور ناواجب پابندیوں کے باوجود اپنے اس جائز حق سے کسی طور بھی دستبردار نہیں ہو سکتے جو انہیں اقوامِ متحدہ کے انسانی حقوق کے چارٹر نے مہیا کئے ہیں۔ اور جن کے تحفظ کی ضمانت خود پاکستان کے آئین میں بھی دی گئی ہے۔

ممالکِ بیرون میں بسنے والے افرادِ جماعت احمدیہ کو ہمیشہ یہ بات اپنے ذہنوں میں مستحضر رکھنی چاہیئے کہ اگر جماعت نے ایک دفعہ بھی یہ بات قبول کر لی کہ جماعتِ احمدیہ کا وہ مقدس جلسہ سالانہ جس کی بنیاد سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خاص اذنِ الٰہی کے تحت سنہ ۱۸۹۱ء میں رکھی تھی مرکزِ سلسلہ کی بجائے کسی دوسرے مقام پر منعقد کیا جا سکتا ہے تو حکومتِ پاکستان کے لئے شرارت کے مزید دروازے کھل جائیں گے۔

اندریں حالات واضح رہے کہ جب تک حالات اجازت نہیں دیتے تب تک بامرِ مجبوری جلسہ سالانہ ربوہ کے صرف التواء کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ جب بھی حالات اجازت دیں گے اور اللہ تعالیٰ جماعت کو توفیق عطا فرمائے گا جماعتِ احمدیہ کا یہ مقدس روحانی اجتماع انشاء اللہ تعالیٰ ربوہ میں ہی منعقد ہوگا۔ اور وہیں اس کو منعقد بھی ہونا چاہیئے۔

جیسا کہ احبابِ جماعت کو بذریعہ سرکلر اطلاع دی جا چکی ہے کہ (باقی دیکھئے صفحہ ۷ پر)

اڑیسہ میں ذیلی تنظیموں کے
سالانہ صوبائی اجتماعات

جماعت ہائے احمدیہ صوبہ اڑیسہ کی مجلسِ شوریٰ کے فیصلہ کے مطابق مجلسِ خدام الاحمدیہ اڑیسہ کا دو روزہ سالانہ صوبائی اجتماع مورخہ ۹ و ۱۰ فروری کو کرڈاپلی میں، لجنہ اماء اللہ اڑیسہ کا دو روزہ سالانہ صوبائی اجتماع مورخہ ۱۳ و ۱۴ فروری کو بھدرک میں اور مجلسِ انصار اللہ اڑیسہ کا دو روزہ سالانہ صوبائی اجتماع مورخہ ۱۶ و ۱۷ فروری کو سورو میں منعقد ہونا قرار پایا ہے۔ مبلغین و معلمین کرام، عہدیداران اور احباب و مستورات جماعت ہائے احمدیہ اڑیسہ سے ہر سہ اجتماعات کو زیادہ سے زیادہ کامیاب بنانے کی درخواست ہے۔ اللہ تعالیٰ ان اجتماعات کو ہر جہت سے بابرکت کرے۔ اور افرادِ جماعت میں بیداری کی ایک نئی روح پھونکنے کا موجب بنائے۔ آمین ٭

ایڈیٹر بدر

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔"

(الہام سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

پیشکش:- عبدالرحیم و عبدالرؤف، مالکان حمید ساڑی مارٹ، صالح پور۔ کٹک (اڑیسہ)

ملک صلاح الدین ایم۔ اے۔ پرنٹر و پبلشر نے فضلِ عمر پرنٹنگ پریس، قادیان چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر:- صدر انجمن احمدیہ قادیان۔

ہفت روزہ "بدر" قادیان
مورخہ ۲۴ صلح ۱۳۶۴ ہش

وقفِ جدید کا نیا سال

جماعتِ احمدیہ کے تبلیغی، تعلیمی اور تربیتی نظام کو مستحکم بنیادوں پر استوار کرنے کے لئے سیدنا حضرت اقدس المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے بابرکت عہدِ خلافت میں جو عظیم الشان تحریکات جاری فرمائیں، اُن میں "تحریکِ جدید" اور "وقفِ جدید" کو نمایاں مقام حاصل ہے۔ اول الذکر تحریک کے اجراء کا مقصد عالمی سطح پر تبلیغ و اشاعتِ دین کا ایک مستحکم نظام قائم کرنا تھا۔ تو مؤخر الذکر تحریک برِصغیر ہند و پاک کے طول و عرض میں پھیلی ہوئی دیہی جماعتوں اور پسماندہ اقوام کی ایسے رنگ میں تعلیم و تربیت کا اہتمام کرنے کے لئے جاری کی گئی کہ وہ احمدیت یعنی حقیقی اسلام کے رنگ میں رنگین ہو کر اس کے مہتم بالشان اغراض و مقاصد کو بطریقِ احسن پورا کر سکیں۔ چنانچہ اسی اہم مقصد کو پیشِ نظر رکھ کر سیدنا حضرت اقدس المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہُ نے مخلصینِ جماعت کو مخاطب کر کے فرمایا:۔

"ہماری جماعت کو یاد رکھنا چاہیئے کہ اگر وہ ترقی کرنا چاہتی ہے تو اس کو اس قسم کے وقف جاری کرنے پڑیں گے۔ اور چاروں طرف رُشد و ہدایت کا جال پھیلانا پڑیگا یہاں تک کہ پنجاب کا کوئی گوشہ، کوئی مقام ایسا نہ رہے جہاں رُشد و ہدایت کی کوئی شاخ نہ ہو۔ اب وہ زمانہ نہیں رہا کہ ایک مُربی ایک ضلع میں مقرر ہو گیا اور اور وہ دَورہ کرتا ہُوا..... سارے ضلع میں پھر گیا۔ اب زمانہ آگیا ہے کہ ہمارے مُربی کو ہر گھر اور ہر جھونپڑے تک پہنچنا پڑے گا۔ اور یہ اُسی وقت ہو سکتا ہے کہ جب میری اِس اسکیم پر عمل کیا جائے اور تمام پنجاب میں..... ایسے آدمی مقرر کر دیئے جائیں جو اس علاقہ کے لوگوں کے اندر رہیں اور ایسے مفید کام کریں کہ لوگ اُن سے متأثر ہوں۔ انہیں پڑھائیں بھی اور رُشد و اصلاح کا کام بھی کریں۔ اور یہ جال اتنا وسیع طور پر پھیلایا جائے کہ کوئی مچھلی باہر نہ رہے..... ہم ابھی تک کُنڈیاں ڈالتے رہے ہیں۔ اس کی وجہ سے ایک ایک مچھلی ہمارے جال میں آتی رہی ہے۔ لیکن اب بڑا جال ڈالنے کی ضرورت ہے تا اس کے ذریعہ گاؤں گاؤں اور قریہ قریہ کے لوگوں تک ہماری آواز پہنچ جائے۔" (خطبہ جمعہ ۲ جنوری ۱۹۵۸ء بحوالہ الفضل ۱۱ جنوری ۱۹۵۸ء)

تاریخِ اجراء کے اعتبار سے اگرچہ یہ بابرکت آسمانی تحریک اپنی موجودہ شکل میں جلسہ سالانہ ۱۹۵۷ء کے موقعہ پر جماعت کے سامنے آئی۔ مگر بنیادی اعتبار سے یہ کوئی نئی تحریک نہیں تھی بلکہ اللہ تعالیٰ بہت عرصہ پہلے ہی سیدنا حضرت اقدس مسیح پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذہن میں اس بابرکت تحریک کے خد و خال اُجاگر کر چکا تھا۔ چنانچہ ان نقوش کو الفاظ کا جامہ پہناتے ہوئے حضور علیہ السلام نے فرمایا:۔

"اِس عاجز کا ارادہ ہے کہ اشاعتِ دینِ اسلام کے لئے ایک احسن انتظام کیا جائے کہ ممالکِ ہند میں ہر جگہ ہماری طرف سے واعظ و مناظر مقرر ہوں اور بندگانِ خدا کو دعوتِ حق کریں۔ تا حجتِ اسلام تمام رُوئے زمین پر پوری ہو۔ لیکن اس ضُعف اور قلت کی حالت میں ابھی یہ ارادہ کامل طور پر انجام پذیر نہیں ہو سکتا۔" (فتح اسلام)

اس جہت سے یہ کہنا غلط نہیں ہوگا کہ "وقفِ جدید" یقیناً سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اِس دِلی خواہش کی پُر شوکت تکمیل ہے۔ جو تا دمِ واپسیں آپؑ کے قلبِ صافی میں موجزن رہی۔ مگر حالات کی نامساعدت اور وسائل کی کمی کے باعث آپؑ اسے اپنی مبارک زندگی میں عملی جامہ نہیں پہنا سکے۔ الحمد للہ کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دیرینہ آرزوؤں کی یہ حسین و جمیل تعبیر "وقفِ جدید" کی شکل میں آج نہ صرف ہماری آنکھوں کے سامنے ہے بلکہ اپنی زندگی کے ۲۷ سال مکمل کرنے کے بعد یکم جنوری ۱۹۸۵ء کو ۲۸ ویں سال میں قدم رکھ چکی ہے۔ اس کی ۲۷ سالہ کارکردگی کا خوش ریکارڈ جہاں اللہ تعالیٰ کے بے شمار فضلوں اور رحمتوں کا آئینہ دار ہے، وہاں مخلصینِ جماعت کے بے پناہ جذبۂ خلوص و ایثار کو بھی نمایاں کرتا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کی خاص تائید و نصرت اور افرادِ جماعت کی بے مثال قربانیوں ہی کا ثمر ہے کہ جہاں آج برِصغیر ہند و پاک کی انجمن ہائے وقفِ جدید کا مجموعی بجٹ پندرہ لاکھ روپیہ سالانہ سے تجاوز کر چکا ہے، وہاں معلّمین وقفِ جدید کی شبانہ روز انتھک کوششوں کے نتیجہ میں اب تک سینکڑوں ایسے دیہات نورِ اسلام سے منوّر ہو چکے ہیں جو کبھی وقت شرک و الحاد کا گہوارہ تھے۔ جہاں پہلے بُت پرستی ہوتی تھی وہاں اب خدائے واحد و یگانہ کی عبادت ہونے لگی ہے۔ اور جہاں پہلے حضور نبیٔ پاک صلے اللہ علیہ وسلم سے کدورت پائی جاتی تھی وہاں آج آپؐ پہ درود بھیجتے ہوئے لوگوں کی آنکھیں نمناک ہو جاتی ہیں۔ وقفِ جدید کی یہ عظیم الشان دینی خدمات یقیناً اِس امر کا تقاضا کرتی ہیں کہ جہاں ان کے مالی نظام کو مضبوط سے مضبوط تر کیا جائے وہاں اُسے حسبِ ضرورت ایسے مخلص واقفین بھی مُہیا ہوتے رہیں جو دین کی بے لوث خدمت کا جذبہ اور وقف کی حقیقی رُوح اپنے اندر رکھتے ہوں۔

پس آئیے ہم اِس بابرکت تحریک کے سالِ نَو کا آغاز کرتے ہوئے اِن ہر دو مطالبات کو بتمام و کمال پُورا کرنے کا عہد کریں۔ اور کوشش کریں کہ اس باب میں جماعت کا ہر فرد مسابقت فی الخیرات کا عظیم الشان مومنانہ مظاہرہ کرنے والا ہو۔ سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالےٰ عنہُ اِسی نوع کے مومنانہ مظاہرہ کی تلقین کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"یاد رکھو! آنے والے آئیں گے اور اُنہیں رزق بھی خدا تعالیٰ دے گا۔ مگر پہلے آنے والوں کے لئے بہت برکتیں ہوں گی۔ جو پہلے آئیں گے جنت کے دروازے اُن کے لئے پہلے کھولے جائیں گے۔ اور جو بعد میں آئیں گے اُن کے لئے جنت کے دروازے بھی بعد میں کھولے جائیں گے۔"

(الفضل ۱۱ جنوری ۱۹۵۸ء)

(خورشید احمد انور)

سالِ نَو مُبارک باد

منبعِ برکت ہے مولیٰ تیرا نام
تُو مُہیمن اور قُدوس السلام

نوعِ انساں کی ہدایت کے لئے
خود ہی فرماتا ہے بہتر اہتمام

وقت پر آتے ہیں تیرے انبیاءؑ
ساتھ لے کر تیرا پاکیزہ کلام

تیرے ہی دَم سے ہے زندہ ہر بشر
با اَدب ہو یا کوئی ہو بد لگام

رحم غالب ہے ترا ہر چیز پر
اَے خُدائے ذوالمِنَن ذی احتشام

گبر و ترسا کو بھی دیتا ہے طعام

نوعِ انساں پر الٰہی رحم کر
امن کے ساماں ہوں دُنیا میں عام

بھائی بھائی مِل کے رہنا سیکھ لیں
ہندو و مسلم سِکھ عیسائی تمام

دیس کا سب کے دِلوں میں پیار ہو
اور ہو انسانیت کا احترام

دُشمنانِ دیس کے دِل صاف ہوں
دوست مخلص ہوں وطن کے یہ تمام

ہر چمن میں پھول مہکیں پیار کے
ہر صحن میں ہوں محبت کے سلام

شانتی ہی شانتی ہو صبح و شام

سالِ نَو میں رحمتوں کا ہو نزُول
امنِ عالم کا ہو یا ربِ انصرام

خیرِ اُمت پر کرم کی ہو نظر
رُشد کے ساماں ہوں بالاِلتزام

بھولے بھٹکوں کو ملے راہِ فلاح
تیز ہو اَمرت کی دھارا گام گام

صاف نیت، صدقِ دل، قولِ سدید
لے کے سب ہوں امن سے محوِ خرام

نُور آئے ظلمتیں کافور ہوں
تا اَبد روشن رہے راہِ تمام
ہر کہیں ہو آشتی امن و سلام

★ خاکسار: عبدالرحیم راٹھور ★

خطبہ جمعہ

حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۵ اخاء ۱۳۶۳ ہش مطابق ۵ اکتوبر ۱۹۸۴ء بمقام مسجد فضل لندن

> سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ روح پرور اور بصیرت افروز خطبہ جمعہ کیسٹ کی مدد سے احاطۂ تحریر میں لا کر ادارہ بدر اپنی ذمہ داری پر ہدیۂ قارئین کر رہا ہے ——— (ایڈیٹر)

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد درج ذیل قرآنی آیات کی تلاوت فرمائی:-

خَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ بِالْحَقِّ ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیَةً لِّلْمُؤْمِنِیْنَ ۝ اُتْلُ مَاۤ اُوْحِیَ اِلَیْكَ مِنَ الْكِتٰبِ وَ اَقِمِ الصَّلٰوةَ ؕ اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَ الْمُنْكَرِ ؕ وَ لَذِكْرُ اللّٰهِ اَكْبَرُ ؕ وَ اللّٰهُ یَعْلَمُ مَا تَصْنَعُوْنَ ۝ وَلَا تُجَادِلُوْۤا اَهْلَ الْكِتٰبِ اِلَّا بِالَّتِیْ هِیَ اَحْسَنُ ۖ اِلَّا الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا مِنْهُمْ وَ قُوْلُوْۤا اٰمَنَّا بِالَّذِیْۤ اُنْزِلَ اِلَیْنَا وَ اُنْزِلَ اِلَیْكُمْ وَ اِلٰهُنَا وَ اِلٰهُكُمْ وَاحِدٌ وَّ نَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ ۝

(سورۃ العنکبوت: آیت ۴۵ تا ۴۷)

اس کے بعد فرمایا:-

قرآن کریم کی جو آیات میں نے تلاوت کی ہیں ان میں سب سے پہلے اس امر کا ذکر ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آسمانوں کو اور زمین کو حق کے ساتھ بنایا ہے۔ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیَةً لِّلْمُؤْمِنِیْنَ۔ اس بات میں ایک بہت بڑا نشان ہے مومنوں کے لئے۔ اس امر پر غور کرتے ہوئے کہ کیوں اللہ تعالیٰ نے بعض جگہ آیات کا ذکر فرمایا ہے۔ اور بعض جگہ آیت کا ذکر فرمایا ہے۔ میری توجہ اس طرف مبذول ہوئی کہ جہاں آیۃ کا ذکر فرمایا گیا ہے وہاں کوئی

بہت ہی بڑا حکمت کا راز

پوشیدہ ہے جس کی طرف اشارہ کیا جا رہا ہے۔ آیات کے مقابل پر بظاہر آیت ایک چھوٹا لفظ ہے یعنی ایک آیت ایک نشان۔ لیکن جب اسے نکرہ میں بیان کیا جائے آیۃً تو اس کا یہ معنی ہوتا ہے کہ ایک بہت ہی عظیم الشان نشان ہے۔ چنانچہ جہاں شہد کی مکھی کا ذکر فرمایا کہ فِیْهِ شِفَآءٌ لِّلنَّاسِ وہاں پھر فرمایا اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیَةً لِّقَوْمٍ یَّتَفَكَّرُوْنَ۔ اور جہاں بنی نوع انسان کے فوائد کا اس سے پہلے اجسام یعنی چوپاؤں کے ساتھ وابستہ ہونے کا ذکر فرمایا اور جہاں پھلوں کا ذکر فرمایا یہ تو انسانی غذا اور اس کی بقاء کا موجب ہیں۔ یعنی چوپائے اور زمین جو پھل اگاتی ہے ان پر بنیاد ہے انسانی زندگی کی تو وہاں بھی آیات کی بجائے حالانکہ بہت سی چیزوں کا ذکر ہے وہاں آیات کی بجائے آیۃ کا لفظ فرمایا۔ فرمایا اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیَةً لِّقَوْمٍ یَّعْقِلُوْنَ۔ اس میں ایک نشان ہے ان لوگوں کے لئے جو عقل کرتے ہیں۔ تو بظاہر آیت ایک ہے لیکن جن لوگوں کے لئے نشان ہے وہاں فرمایا لِقَوْمٍ یَّعْقِلُوْنَ اور دوسری جگہ فرمایا لِقَوْمٍ یَّتَفَكَّرُوْنَ کہ بظاہر ایک نشان ہے لیکن قومیں اس پر غور کرتی چلی جائیں اور اپنی عقلیں لڑاتی چلی جائیں لیکن اس نشان کی ماہیت کو پوری طرح پا نہیں سکیں گی۔ یَعْقِلُوْنَ میں ایک جاری مضمون ہے کہ وہ نشان جو ہے وہ چلتا چلا جاتا ہے۔ اور عقلیں اس کے اوپر آزمائش کرتی چلی جاتی ہیں۔ اور پھر بھی اس نشان کی کنہ کو اس کی حقیقت کو پوری طرح پا نہیں سکتیں۔

اسی طرح لِقَوْمٍ یَّتَفَكَّرُوْنَ کہہ کے یہ فرمایا کہ خواہ تمام قوم فکر میں مبتلا ہو جائے، غور و فکر کرے، تدبر کرے، تب بھی اس نشان کی ماہیت کو پوری طرح اخذ کرنے کے اہل نہیں ہو سکتی۔ تو یہاں جو فرمایا خَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ بِالْحَقِّ۔ یہاں تو

ساری کائنات کی پیدائش

کا ذکر فرمایا ہے۔ اور اس کثرت سے نشانات ہیں اس میں کہ جو گنے نہیں جا سکتے۔ چنانچہ قرآن کریم ان نشانات کا ذکر کلمہ کے طور پر کرتا ہے۔ اور فرماتا ہے کہ اگر لَّوْ كَانَ الْبَحْرُ مِدَادًا لِّكَلِمٰتِ رَبِّیْ لَنَفِدَ الْبَحْرُ قَبْلَ اَنْ تَنْفَدَ كَلِمٰتُ رَبِّیْ وَلَوْ جِئْنَا بِمِثْلِهٖ مَدَدًا کہ اللہ کے نشانات تو اس کثرت سے ہیں کہ اگر سمندر سیاہی بن جائیں اور ان نشانات کو لکھتے لکھتے وہ خشک ہو جائیں اور پھر اور سمندر ہم لے آئیں ان کی مدد کی خاطر، تب بھی وہ سمندر سوکھ جائیں گے اور نشانات ختم نہیں ہوں گے۔ اور خَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ بِالْحَقِّ میں تو صرف ظاہری زمین و آسمان مراد نہیں بلکہ روحانی اور باطنی زمین و آسمان بھی مراد ہیں۔ جب انبیاء آتے ہیں تو نئے آسمان پیدا کئے جاتے ہیں اور نئی زمینیں ان کو عطا کی جاتی ہیں۔ اور تمام قرآن کریم کے مطالعہ سے پتہ چلتا ہے کہ یہی مضمون ایک جیسی طرح متوازی خطوط چل رہے ہیں اسی طرح صرف ظاہری تخلیق پر ہی حاوی نہیں بلکہ روحانی تخلیق پر بھی حاوی ہے۔ تو زمین و آسمان کی تخلیق میں جو لا انتہا نشانات ہیں اسی طرح

روحانی دنیا کی تخلیق

میں بھی لا انتہا نشانات ہیں۔ اور ان دونوں کو اکٹھا کر کے ایک ہی نشان کے طور پر پیش فرمایا۔ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیَةً لِّلْمُؤْمِنِیْنَ۔ اس میں مومنوں کے لئے ایک نشان ہے۔ تو مراد یہ نہیں ہے کہ ان سارے نشانات کا احاطہ کیا جا رہا ہے یا ان کی فہرست گنائی جانا مقصود ہے۔ مراد یہ ہے کہ اگر تم مومن ہو اور اس بات پر غور کرو کہ حق کے ساتھ پیدا کیا ہے تو تمہیں اس میں عظیم الشان راز ملے گا۔ حکمت اور فلسفے کا ایک ایسا قیمتی راز تمہیں اس سے ملے گا کہ تمہارے سارے مسائل اس راز کو سمجھنے کے نتیجے میں دور ہو سکتے ہیں۔ تمہارے لئے بہت بڑے فائدے کی چیز ہے۔ یہاں یہ مراد ہے۔ ان امور پر غور کرنا تمہارے لئے ایک بہت ہی عظیم الشان فائدہ رکھتا ہے۔ بہت ہی عظیم الشان راز ہے جو تمہاری مشکلات کو حل کر دے گا۔

اور اس کے بعد فرمایا ہے اُتْلُ مَاۤ اُوْحِیَ اِلَیْكَ مِنَ الْكِتٰبِ وَ اَقِمِ الصَّلٰوةَ۔ تجھ پر جو کچھ وحی کی گئی ہے اس کو پڑھتا رہ۔ اس کی تلاوت کر۔ اس پر غور کر۔ وَ اَقِمِ الصَّلٰوةَ اور نماز کو قائم کر۔ اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَ الْمُنْكَرِ وَ لَذِكْرُ اللّٰهِ اَكْبَرُ۔ اور نماز فحشاء سے منع کرتی ہے۔ اور ناپسندیدہ باتوں سے منع کرتی ہے۔ وَ لَذِكْرُ اللّٰهِ اَكْبَرُ اور اللہ کا ذکر اس سے بڑا ہے۔ وَ اللّٰهُ یَعْلَمُ مَا تَصْنَعُوْنَ۔ اور اللہ جانتا ہے جو تم کرتے ہو۔ اب اس کا بظاہر پہلے مضمون سے کوئی تعلق نہیں

"تم یا ہم ایسے ایک ہو جاؤ جیسے ایک پیٹ میں سے دو بھائی!" (کشتی نوح)

فون: 27-0441
تار: "GLOBEXPORT"
پیشکش: گلوب ربر مینوفیکچررس ۲ رابندرا سرانی۔ کلکتہ

کہاں یہ بات کہ زمین و آسمان کو خدا نے پیدا کیا حق کے ساتھ اور اس میں ایک نشان ہے تمہارے لئے۔ اور کہاں اُتْلُ مَآ اُوْحِیَ اِلَیْکَ مِنَ الْکِتٰبِ وَ اَقِمِ الصَّلٰوۃَ۔ لیکن جب آپ اس مضمون کو سمجھیں کہ تخلیق سماوات و الارض سے اصل مراد روحانی کتاب میں روحانی تخلیق ہوا کرتی ہے۔ اور جب حق کے مضمون پر آپ غور کریں، تو پھر آپ کو اس کا ایک گہرا تعلق سمجھ آجائے گا۔ امر واقعہ یہ ہے کہ

اللہ تعالیٰ کا اپنا نام حق ہے

اور قرآن کریم تو اللہ تعالیٰ کو حق کے طور پر پیش کرتا ہے اور اس موقعے پر دوسرے ہر حق کی نفی فرما دیتا ہے۔ وَھُوَ الْحَقُّ۔ اللہ ہی ہے جو حق ہے اس کے سوا کوئی چیز حق نہیں۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو بھی حق فرمایا گیا قرآن کریم میں۔ اور کتاب کو بھی حق فرمایا گیا قرآن کریم کو۔ اور یوم آخرت کو بھی حق فرمایا گیا۔ اللہ تعالیٰ اس طرف متوجہ فرمانا چاہتا ہے کہ تم کائنات کا راز سمجھنا چاہتے ہو تو یہ بات سمجھ لو کہ اس کا آغاز بھی حق سے ہے اور اس کا انجام بھی حق ہے۔ یہی سچائی ہے کہ ساتھ پیدا کیا ہے۔ ایک سچی ذات کی طرف سے نازل ہوا ہے۔ ایک سچی ذات پر نازل ہوا ہے۔ ایک سچی ذات ہے، اس کی تفصیل بیان ہوئی ہے۔ اور تمہیں اس انجام تک پہنچائے گا جسے یَوْمُ الْحَقِّ کہا جاتا ہے۔ ذٰلِکَ الْیَوْمُ الْحَقُّ۔ جس طرح سورۃ النبأ میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یعنی وہ آخرت کا دن جس میں حساب کتاب ہوگا۔ اور اگر تم اس بات پہ غور کرو تو پھر تمہیں بہت بڑی حقیقت معلوم ہو جائے گی۔ جس میں

تمہاری بقا کا راز بھی ہے اور فنا سے بچنے کے ذرائع بھی

تم حق سے اپنا تعلق جوڑ لو۔ تو یہ زمین و آسمان تمہارے ہو جائیں گے۔ تم حق کے ہو جاؤ تو ساری کائنات کی چابیاں تمہارے ہاتھ میں پکڑائی جائیں گی۔ کیونکہ اول سے آخر تک تخلیق کا مقصد ہی حق کی پیدائش ہے۔ حق نے پیدا کیا۔ حق بات کی خاطر پیدا کیا۔ حق طریق پر پیدا کیا۔ حق وجود پر نازل فرمایا گیا۔ حقیقت میں آسمانی اور زمینی کو۔ اور بالآخر اس کا انجام بھی حق پر جا کر ختم ہوگا۔ حق کیا ہے؟ اس کی مزید تفصیل پر آپ غور کریں، تو ایک بہت بڑا مضمون قرآن کریم میں پھیلا ہوا ہے۔ بکثرت آیات میں حق کے اوپر بحث فرمائی گئی ہے اور بتایا گیا ہے کہ حق کیا چیز ہے۔ اور کس طرح اس کو حاصل کیا جا سکتا ہے۔ میں صرف مختصراً اس وقت اس کا ایک عرف عام کا جو معنی ہے یعنی سچائی اس کی طرف میں متوجہ کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ سچائی کو اختیار کر لو۔ اور سچائی کو پکڑ کر بیٹھ جاؤ اور کسی حال میں بھی سچائی سے الگ نہیں ہونا۔ اگر تم سچے ہو جاؤ گے تو

زمین و آسمان کی پیدائش کے مقاصد میں سے ایک مقصد

بن جاؤ گے۔ اور اللہ تعالیٰ مقاصد کو ضائع نہیں کیا کرتا۔ اور مقاصد کی حفاظت فرماتا ہے اور ہر اس طاقت کو توڑ دیتا ہے جو مقاصد کے اوپر حملہ کرتی ہیں۔ تو تمہارے لئے ایک ہی طریق ہے فتحیاب ہونے کا۔ اور ہمیشہ کی زندگی پانے کا کہ تم حق بن جاؤ اور حق کو اختیار کر لو۔ اور اس کا طریق کیا ہے؟ اس کا طریق آگے بیان ہوا۔ اُتْلُ مَآ اُوْحِیَ اِلَیْکَ مِنَ الْکِتٰبِ وَ اَقِمِ الصَّلٰوۃَ۔ اگر تم حق بننا چاہتے ہو تو اے محمد صلے اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم! تو انہیں یہ نمونہ دکھا کہ اس چیز کی بکثرت تلاوت کر جو تجھ پر نازل کی گئی اور قرآن کریم پر غور کرتا رہ۔ اور اس کے مطالب کو سمجھ۔ پھر تجھے حق کی حقیقت معلوم ہوگی۔ اور وہ طریق معلوم ہوں گے جن سے

انسان حق کی طرف حرکت کرتا ہے۔ وَاَقِمِ الصَّلٰوۃَ اور اس کے لئے ایک بہت بڑا ذریعہ عبادت ہے۔ اگر خدا کی عبادت کرو گے تو خدا کی طرف تمہارا سفر شروع ہو جائے گا۔ اور پھر بالآخر عبادت تمہیں حق تک پہنچا دے گی۔ اور حق تک پہنچنے کے رستے میں جو روکیں ہیں وہ بھی عبادت کے ذریعے دور ہوں گی۔ اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَ الْمُنْکَرِ۔ فحشاء اور ناپسندیدہ امور اور ناجائز طریق یہ وہ ساری چیزیں ہیں جو خدا تعالیٰ تک پہنچنے سے روک دیتی ہیں۔ جن کا جھوٹ سے تعلق ہے۔ باطل سے تعلق ہے۔ نماز ان دور کرنے والی ہوں گی۔

اقامت صلوٰۃ کے ذریعے

تم اللہ تعالیٰ تک پہنچو گے۔ اور یہی عبادت تمہارے رستے کی روکیں بھی دور کرے گی۔ اور تمہارے نفس کے اندر تو بھی جو تمہیں حق تک پہنچنے سے روکتی ہے اس کو بھی یہ سیدھا کرتی چلی جائے گی۔ وَلَذِکْرُ اللّٰہِ اَکْبَرُ۔ اور اللہ کی یاد سب سے بڑی ہے۔ بعض صوفیاء اس آیت کا یہ غلط مفہوم لیتے ہیں۔ نہ وہ اس کا پہلی آیت کا مفہوم سمجھتے ہیں نہ اس آیت کا۔ اور بالآخر اس آیت میں جو ارتقاء پیش کیا گیا ہے اس کو نہ سمجھنے کے نتیجے میں ایک خلاف اسلام طریق اختیار کر لیا گیا ہے ان کی طرف سے۔ وہ صوفیاء یہ کہتے ہیں کہ نماز کا مقصد کیا ہے؟ برائیوں سے روکنا اور منکر سے روکنا۔ لیکن ذکر اللہ نہیں ہے یہ۔ ذکر اللہ اس کے علاوہ ہے۔ اور ہم جو ذکر کرتے ہیں یہ عبادت سے افضل ہے۔ چونکہ وہ کہتے ہیں قرآن کریم فرماتا ہے وَلَذِکْرُ اللّٰہِ اَکْبَرُ۔ اسے نماز کے مقابل پر پیش کیا گیا ہے۔ پہلے عبادت کا مضمون بیان ہوا۔ اس کی پہنچ بتا دی گئی کہاں تک ہے۔ عبادت تو بس اتنا کام کرے گی کہ فحشاء اور منکر سے روک دے گی۔ لیکن اصل عظیم الشان جو طریق ہے اللہ کو پانے کا وہ ذکر ہے۔ چنانچہ وہ نئے نئے ذکر ایجاد کرتے رہتے ہیں۔ اور نماز سے زیادہ ایک الگ ذکر بنا کے اس کو اہمیت دیتے ہیں۔ حالانکہ ہرگز یہ مراد نہیں ہے۔ یہ تو ایک سفر بتایا جا رہا ہے کس طرح تم حق کی طرف سفر شروع کرو گے۔ اور نماز ہی کی یہ صفت بیان کی وَلَذِکْرُ اللّٰہِ اَکْبَرُ۔ کہ عبادت کے ذریعہ صرف تمہیں منفی پہلوؤں سے نجات نہیں ملے گی بلکہ عظیم الشان کامیابی تک پہنچ جاؤ گے۔ کیونکہ نماز تمہیں اللہ کی یاد عطا کرے گی۔ اور یہ اس کا سب سے بڑا فائدہ ہے۔ وَلَذِکْرُ اللّٰہِ اَکْبَرُ کا مطلب یہ ہے کہ فحشاء سے روکنا نماز کا یہ بھی ایک فائدہ ہے۔ منکر سے روکنا بھی ایک فائدہ ہے۔ لیکن یہ فوائد منفی نوعیت کے ہیں۔ منفی رستے تمہیں بچانے والے۔ لیکن یہ یاد رکھو

اصل فائدہ نماز کا خدا تک پہنچانا ہے

اس کی یاد تمہارے دلوں میں پیدا کرتا ہے۔ اس لئے وہی عبادت برحق ہے اور آخر تک پہنچانے والی ہے جو ذکر اللہ پر منتج ہو۔ اور اگر تم اس نعمت سے غافل ہو کر نماز پڑھتے رہے۔ اگر تمہاری نماز ذکر اللہ سے خالی رہی۔ اللہ کا پیار تمہیں عطا نہ کرے تو اصل اور اعلیٰ مقصد سے تم محروم رہ جاؤ گے۔ وَاللّٰہُ یَعْلَمُ مَا تَصْنَعُوْنَ۔ اور اللہ جانتا ہے جو تم کرتے ہو۔

اس کے بعد خدا تعالیٰ نے پھر اس مضمون میں ایک نئی کروٹ پیدا کی عجیب بات ہے یہ کہ ہر آیت میں ارتقا اور نیا رنگ بدلتی ہے جیسے قرآن کریم فرماتا ہے کُلَّ یَوْمٍ ھُوَ فِیْ شَاْنٍ۔ ہر دفعہ وہ ایک نئی شان کے ساتھ جلوہ گر ہو رہا ہے۔ اور بوریت نہیں ہونے دیتی۔ یکسانیت کے نتیجے میں جو نیند آجاتی ہے اس کا خود علاج کرتی چلی جاتی ہے۔ ربط مضمون بھی قائم رہتا ہے اور مضمون کی شکل بھی بدلتی رہتی ہے اب آپ نے دیکھا کہ پہلی آیت بظاہر اور مضمون سے شروع ہوئی تھی۔ دوسری آیت

"میری سرشت میں ناکامی کا خمیر نہیں"
(ارشاد حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ علیہ السلام)

NO.75, FARAH COMMERCIAL COMPLEX
J.C. ROAD, BANGALORE-560002
PHONE:- 228666.

محتاج دعا۔ اقبال احمد جاوید مع برادران جے۔ این روڈ لائنز اینڈ جے۔ این انٹرپرائزز

اور مضمون بیان کر رہی ہے ۔ لیکن فی الحقیقت ایک ہی مضمون ہے جس میں رنگ بدلا گیا ہے ۔ اور یہاں بھی آ کے وہی مضمون جاری و ساری ہے ۔ لیکن ایک اور طریق پر ۔ فرمایا وَلَا تُجَادِلُوْٓا اَهْلَ الْكِتٰبِ اِلَّا بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ کہ جب تم اپنے نفسوں کی تربیت کر لو اور اللہ کی یاد کے نتیجے میں تم خدائی صفات ، اپنے اوپر وارد کر لو تو یہ زندگی کا آخری مقصد نہیں ہے ۔ انفرادی تربیت کے بعد اسلام خاموش نہیں ہو جاتا بلکہ بعض قومی ذمہ داریوں کی طرف تمہیں توجہ دلاتا ہے ۔ اگر تم احسن رنگ میں رنگین ہو گئے ہو اور دوسروں کو اس رنگ کی طرف نہیں بلاتے تو تم اپنے مقصد میں ناکام رہے ۔ CREATION سے بات شروع ہوئی تھی ، تخلیق سے ۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ہم نے تمہیں تخلیق کے ڈھنگ سکھا دیئے ہیں ۔ اب تخلیق کرو ۔ زمین و آسمان کی پیدائش کا مقصد یہ تھا کہ تمہیں پیدا کیا جائے احسن الخلق کے طور پر ۔ اور پھر تمہیں احسن الخلق کے اخلاق سکھا دیئے جائیں ۔ اب جس طرح خدا نے تمہیں حسن عطا کیا ہے اس طرح آگے حسن کو پھیلاؤ ۔ اور

تم بھی روحانی تخلیق میں مصروف ہو جاؤ

لیکن اس دوران لَا تُجَادِلُوْٓا اَهْلَ الْكِتٰبِ اِلَّا بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ ۔ احسن طریق پر یہ کام کرنا ۔ مجادلہ جو قرآن کریم میں آتا ہے بار بار اس کا ذکر ۔ یہ تبلیغ کے مضمون میں آتا ہے ۔ اس سے مراد تلوار کا جہاد نہیں ہے ۔ بلکہ جہاں جہاں تبلیغ کے مضمون کا ذکر ہے وہاں لفظ مجادلہ استعمال ہوا ہے ۔ جَادِلْهُمْ بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ جس طرح فرمایا وہاں بھی تبلیغ ہی کا مضمون ہے ۔ تو فرماتا ہے لَا تُجَادِلُوْٓا اَهْلَ الْكِتٰبِ اِلَّا بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ وہی مضمون ہے دوسرے رنگ میں پیش فرمایا گیا ہے کہ تم ہرگز اہل کتاب سے مجادلہ نہ کرو ، ان کو تبلیغ نہ کرو مگر نہایت احسن رنگ میں ۔ اِلَّا الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْهُمْ ۔ سوائے ان لوگوں کے جو ان میں سے ظلم کرتے ہیں ۔

وَقُوْلُوْٓا اٰمَنَّا بِالَّذِيْٓ اُنْزِلَ اِلَيْنَا وَاُنْزِلَ اِلَيْكُمْ وَاِلٰهُنَا وَاِلٰهُكُمْ وَاحِدٌ وَّنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ ۔ اب سوال یہ ہے کہ اِلَّا الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا کا کیا مطلب ہے ۔ وہ لوگ جو ان میں سے ظلم کرتے ہیں ان کو احسن رنگ میں تبلیغ نہ کرو ۔ کیا یہ معنی ہے ؟ تبلیغ تو بہرحال احسن رنگ میں ہو گی ۔ لیکن اِلَّا الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا کے نتیجے میں وہ کیا استثناء فرمایا گیا ہے ۔ ان سے کیا طریق کار اختیار کرو ۔ اس کو قرآن کریم میں ، اللہ تعالیٰ ایک دوسری جگہ بیان فرماتا ہے لَا يُحِبُّ اللّٰهُ الْجَهْرَ بِالسُّوْٓءِ مِنَ الْقَوْلِ اِلَّا مَنْ ظُلِمَ ۚ وَكَانَ اللّٰهُ سَمِيْعًا عَلِيْمًا ۔ اِنْ تُبْدُوْا خَيْرًا اَوْ تُخْفُوْهُ اَوْ تَعْفُوْا عَنْ سُوْٓءٍ فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَفُوًّا قَدِيْرًا ۔ فرماتا ہے لَا يُحِبُّ اللّٰهُ الْجَهْرَ بِالسُّوْٓءِ مِنَ الْقَوْلِ اِلَّا مَنْ ظُلِمَ ۔ کہ

جب تم تبلیغ کرو گے

تو تمہاری دلآزاری کی جائے گی ۔ اور نہایت گندے بول تمہارے اوپر بولے جائیں گے اور ہو سکتا ہے کہ نہایت ہی دلآزار باتیں تمہارے ایسے پیاروں کے متعلق کہی جائیں جن کو تم برداشت نہ کر سکو ۔ ایسے موقعے پر کیا ہدایت ہے ؟ لَا يُحِبُّ اللّٰهُ الْجَهْرَ بِالسُّوْٓءِ یہ یاد رکھو کہ اللہ تعالیٰ اونچی آواز میں بدکلام کو پسند نہیں کرتا ۔ اِلَّا مَنْ ظُلِمَ ۔ سوائے اس کے کہ مظلوم کے منہ سے بے اختیار کوئی کلمہ نکل جائے ۔ یعنی پسند اس کو بھی نہیں کرتا ۔ لَا يُحِبُّ اللّٰهُ الْجَهْرَ بِالسُّوْٓءِ ایک عام قانون ہے ۔ یہ فحش کلامی ، دلآزاری ، لوگوں کو زبان کے ذریعے دکھ پہنچانا ، اور پھر ان باتوں کی تشہیر برسرِ عام بازاروں میں گندگیاں بکنا اور جلسوں اور جلوسوں میں گالی گلوچ سے کام لینا ، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے لَا يُحِبُّ اللّٰهُ الْجَهْرَ بِالسُّوْٓءِ اگر تمہارے دل میں کسی چیز کی نفرت ہے تو دل میں رکھو ۔ لیکن اس کا اظہار اس طرح کرنا کہ دلآزاری کا موجب ہو اور تکلیف پھیل جائے ۔ سُوْٓء کا مطلب ہے عام گلیوں میں ، بازاروں میں تمہارے معاشرے میں عام ہو جائے تکلیف اور تم باز نہ آؤ تکلیف پہنچانے سے ، اللہ تعالیٰ اس کو پسند نہیں فرماتا ۔ اِلَّا مَنْ ظُلِمَ ۔ ہاں اتفاقاً کسی منہ سے بے اختیاری میں بات نکل جائے جبکہ وہ خود مظلوم ہو اور اس کے پیچھے پڑ گئے ہیں وہ لوگ ۔ چنانچہ چند دن ہوئے ایک ہمارے دوست نے لکھا کہ میں بڑا سخت شرمندہ اور بڑا سخت استغفار کر رہا ہوں ۔ ایک صاحب میرے پیچھے اتنا پڑ گئے ، ایک مجلس میں اس قدر انہوں نے گالیاں دیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ۔ اس وقت پھر آخر میرے سے صبر نہیں ہو سکا اور میں نے بھی سختی کی ۔ اس کے اوپر ۔ اور جب میں نے سختی کی تو پھر ان کو سمجھ آئی کہ یہ کیا باتیں ہوتی ہیں ۔ اس نے معافی کا خط بھجوایا تھا کہ اللہ تعالیٰ معاف بھی کرے اور میرے لئے دعا کریں کہ خدا تعالیٰ آئندہ مجھے صبر کی توفیق بخشے ۔ تو

صبر بہرحال بہت بہتر ہے

لیکن اگر ظلم انتہا کو پہنچ جائے اور بے اختیاری میں کوئی کلمہ سختی کا منہ سے نکل جائے تو اللہ تعالیٰ اس کو مستثنیٰ قرار دیتا ہے ۔ اسی لئے بعض انبیاء نے بعض دفعہ سختی کی ہے جواب میں ۔ اور ان میں وہ بھی شامل ہیں ۔ مثلاً حضرت مسیح علیہ الصلوٰۃ و السلام جن کے متعلق عام جو تصویر بنتی ہے وہ نہایت نرمی کی ہے ۔ ایک گال پہ تھپیڑ مارے تو دوسرا گال آگے پیش کر دو ۔ تمہارا فرغل اتارے تو قمیص بھی اتار کے پیش کر دو ۔ ایسی تعلیم ہے ۔ لیکن بعض جگہ ایسی سختی کی ہے جواب میں کہ آدمی حیران رہ جاتا ہے ۔ اور اسی قسم کے بعض مواقع ہیں جن میں دشمن کو سمجھانے کے لئے خصوصاً ان عیسائیوں کو جواب ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے خلاف زبان درازی کرنے لگے ۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے برداشت نہیں ہوا ۔ اور آپ نے چند کلمات سختی کے ان کے لئے استعمال کئے ۔ اور آج تک خود مسلمان بھی پیچھا نہیں چھوڑ رہے ۔ خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا کہ ان عیسائیوں پر جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اوپر اس قدر گند اچھال رہے تھے ، تم نے سختی کیوں کی ۔ ان کو پتہ ہونا چاہیئے کہ قرآن کریم فرماتا ہے اِلَّا مَنْ ظُلِمَ ۔ اور

ظلم کا جو معیار ہے

وہ الگ الگ ہے ہر ایک کے لئے ۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ظلم کا معیار وہ نہیں تھا جو عام آدمیوں کا ہے ۔ آپ کے متعلق آتا ہے کہ ایک صاحب آئے باہر سے اور نماز کے بعد جب آپ تشریف فرما تھے تو نہایت گندی گالیاں دینی شروع کر دیں ۔ اور جب وہ گالیاں دیتے دیتے تھک گیا تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مسکرا کے فرمایا کہ کچھ اور فرمائیے ۔ چنانچہ پھر اس نے بدکلامی شروع کی ۔ میں جانتا ہوں تمہارے جیسے دھوکے باز کو ، دجال کو ، یہ چالاکیاں کسی اور سے کرو میرے ساتھ نہیں چلیں گی ۔ اور اس قسم کی باتیں اور گالیاں ۔ اور جب وہ تھک گیا تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام پھر مسکراتے رہے ۔ اور فرمایا اور کچھ کہنا ہے تو کہہ لو ۔ یہاں تک کہ وہ اس حال میں واپس گیا کہ اس نے اعلان کیا جاتے جاتے کہ میں نے بہت دنیا میں سفر کئے ہیں اور بہت لوگ دیکھے ہیں مگر ایسا صبر اور ایسے حوصلے والا انسان میری زندگی میں میرے سامنے نہیں آیا ۔ اپنے بارے میں صبر کا یہ حال اور جب لیکھرام نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے متعلق بدزبانی کی تو آپ سے برداشت نہیں ہوا ۔ جب عیسائیوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے متعلق شدید بدزبانی کی تو بعض جگہ آپ کو سختی کے کلمات کہنے پڑے ۔ لیکن یہ بالعموم نہیں تھا ۔ بھاری اکثریت آپ کے خطابات کی ان ظالموں سے بھی ، نرمی کی ہے ۔ سمجھانے کی ہے ۔ اور بے اختیاری ہے جہاں بھی منہ سے کوئی کلمہ نکلا ہے ۔ تو احمدیوں کو بھی صبر کو اس مقام تک پہنچانا چاہیئے ۔ یہ بہانا نہیں بنانا چاہیئے کہ اِلَّا مَنْ ظُلِمَ کے نتیجے میں اب ان کو زبان کھولنے کی اجازت مل گئی ہے ۔ زبان کھولنے کی کہاں تک اجازت ملی ہے ۔ کن حالات میں ملی ہے اس کو تو ہم سنت سے ہی اخذ کریں گے ۔ اور

ارشادِ نبوی ؐ

مِنْ حُسْنِ اِسْلَامِ الْمَرْءِ تَرْكُهٗ مَا لَا يَعْنِيْهِ (متفق علیہ)

ترجمہ :۔ آدمی کے اسلام کی خوبی اس میں ہے کہ وہ غیر مفید بات کو ترک کر دے ۔

(محتاجِ دعا)

یکے از اراکین جماعت احمدیہ بمبئی (مہاراشٹر)

سُنّتِ انبیاء یہ ہے

کہ صبر کو انتہا تک پہنچا دیتے ہیں۔ یہاں تک کہ بہت شاذ کے طور پر معمولی کلمات سختی کے ایسے نکلتے ہیں جو اصلاح کے لئے ضروری ہوتے ہیں۔ جذبات سے مغلوبیت کا نشان نہیں ہوتے۔ بلکہ دشمن کو سمجھانے کی خاطر بعض دفعہ وہ سختی بھی ضروری ہو جاتی ہے۔ چنانچہ اس سختی میں بھی حکمت ہوتی ہے۔ اور یہ جو فیصلہ ہے کہ یہاں سختی حکمت کے مطابق ہو گی یا نہیں ہو گی۔ یہ فیصلہ بھی ہر کس و ناکس نہیں کر سکتا۔ اس لئے جہاں تک جماعت کا تعلق ہے جماعت کو کامل صبر سے کام لینا چاہیئے۔ لیکن اگر بے اختیاری ایسی ہو جائے کہ کچھ ہو ہی نہ سکے۔ اب ایک آدمی کو بات کرتے کرتے کھانسی آ جاتی ہے۔ جتنا مرضی چاہے اُس کو روک نہیں سکتا۔ تو بے اختیاری سے مُراد ایسی بے اختیاری ہے جو واقعۃً بے اختیاری ہے۔ آپ چاہیں وُہ رُک نہ سکے، اس میں ارادے کا دخل نہ ہو۔ اگر ایسا ہو گیا تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کو مغفرت کی نظر سے دیکھے گا۔ عفو سے کام لے گا کیونکہ سلسلے ہیں۔ وَکَانَ اللّٰہُ سَمِیۡعًا عَلِیۡمًا۔ اور اللہ تعالیٰ بہت سننے والا اور خوب جاننے والا ہے۔ سُننے والا اور جاننے والا ان معنوں میں کہ جو کچھ کوئی کہہ رہا ہے وہ اللہ تعالیٰ سُنتا ہے اور جو کچھ تم دلوں میں چھپائے ہوئے ہو اُس کے جواب میں، وہ حال بھی اللہ تعالیٰ جانتا ہے۔ اس لئے تمہیں مُنہ کھولنے کی ضرورت کیا ہے۔ اگر تو خدا تعالیٰ صرف سمیع ہوتا تو پھر شاید تمہارے لئے ایک فکر کی بات ہوتی کہ اگر ہم نے جواب نہ دیا تو ہمارے دل کا حال خدا کو پتہ نہیں لگے گا۔ فرمایا جس طرح وہ سُننے والا ہے، جو ظلم تم پر ہو رہا ہے وہ تمام کا تمام اُس کے علم میں آ رہا ہے۔ اُسی طرح وہ تمہارے دلوں کی کیفیات کو جاننے والا ہے۔ ان دلوں کی کیفیات پر بھی اس کی نظر ہے۔

اِنۡ تُبۡدُوۡا خَیۡرًا اَوۡ تُخۡفُوۡہُ اَوۡ تَعۡفُوۡا عَنۡ سُوۡٓءٍ فَاِنَّ اللّٰہَ کَانَ عَفُوًّا قَدِیۡرًا۔ یہاں

ایک بہت ہی عُمدہ مضمون

ہے مومنوں کی صفات کے متعلق۔ اِلَّا مَنۡ ظُلِمَ کہنے کے بعد اُن کے دل کی اصل کیفیت بیان فرمادی۔ اِنۡ تُبۡدُوۡا خَیۡرًا اَوۡ تُخۡفُوۡہُ۔ تم اگر خیر ظاہر کرو یا اُسے چھپا لو اَوۡ تَعۡفُوۡا عَنۡ سُوۡٓءٍ فَاِنَّ اللّٰہَ کَانَ عَفُوًّا قَدِیۡرًا۔ بات تو ہو رہی تھی سُوۡٓء کی کہ خدا بُری بات کے اظہار کو پسند نہیں فرماتا۔ اِلَّا مَنۡ ظُلِمَ۔ سوائے اس کے کہ کوئی مظلوم ہو۔ اور جب مظلوموں کی بات شروع کی تو وہاں اب سُوۡٓء کا ذکر ہی کوئی نہیں کیا۔ تُبۡدُوۡا خَیۡرًا اَوۡ تُخۡفُوۡہُ۔ اگر تم بُرائی کو ظاہر کرو یا بُرائی کو چھپا لو۔ تو یہاں وہی بات ظاہر فرمادی گئی جو میں نے بیان کی کہ انبیاء جب بظاہر سُوۡٓء کی بات کرتے ہیں جواب میں تو خیر مقصود ہوتی ہے اُن کی۔ ہرگز دُکھ دینا اُن کو پیشِ نظر نہیں ہوتا۔ اس لئے اُن کا اظہار بظاہر سُوۡٓء ہے۔ بظاہر سختی ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تُم نے خیر کا اظہار کیا ہے۔ وُہ ہیں مستثنیٰ لوگ جن کے متعلق اِلَّا مَنۡ ظُلِمَ کہہ کر بظاہر یہ بتایا گیا کہ انہوں نے جواباً سختی کی۔ لیکن معاً خدا نے یہ غلط فہمی دُور فرمادی اُن کی سختی بھی خیر کے نتیجہ میں تھی۔ وُہ بھلائی چاہتے تھے اُن کی۔ اور جانتے تھے کہ بعض دفعہ سختی کے نتیجے میں بھلائی پہنچ جاتی ہے۔ چنانچہ اُن مواقع پر بڑی حکمت کے ساتھ جو انہوں نے اظہار کیا وہ بھی دراصل خیر ہی کا اظہار ہے۔ اَوۡ تُخۡفُوۡہُ اور جو اُن کے سینوں میں چُھپا ہُوا ہے۔ وہ بھی شر نہیں ہے وہ بھی خیر ہی خیر ہے تو

دو متقابل گروہ

اور اُن کی صفات پیش ہو گئیں۔ ایک وہ ہیں جو جب بولتے ہیں گند بولتے ہیں۔ اور ظلم کی بات کرتے ہیں۔ اور سختی سے حق کو دبانے کی بات کرتے ہیں۔ اور جو اُن کے سینوں میں چُھپا ہُوا ہے وَمَا تُخۡفِیۡ صُدُوۡرُہُمۡ اَکۡبَرُ وہ اُس سے بھی زیادہ گند ہے۔ یعنی اُن کا ظاہر بھی گند ہے اور ظلم و ستم ہے اور اُن کا باطن بھی گند اور ظلم و ستم ہے۔ بلکہ زیادہ گند ہے جو اُن کے دلوں میں چُھپا ہوا ہے۔ اُس کے مقابل پر کچھ لوگ ہیں جو کبھی اگر سخت کلامی بھی کرتے ہیں تو خیر کی خاطر کرتے ہیں۔ اور اُن کے سینے میں تو خیر ہی خیر ہے۔ شر کا کوئی بھی پہلو اُن کے سینے میں پیدا نہیں ہُوا۔ اَوۡ تَعۡفُوۡا عَنۡ سُوۡٓءٍ خواہ تم اس کو چھپا لو یا سُوۡٓء سے کلیتۃً درگزر فرماؤ۔

گویا کچھ بھی نہیں ہُوا۔ اس طرح تحمل کے ساتھ بُرائی کے پاس سے گزر جاؤ۔ اسی مضمون کو دوسری جگہ خدا نے فرمایا وَاِذَا خَاطَبَہُمُ الۡجٰہِلُوۡنَ قَالُوۡا سَلٰمًا۔ کہ اگر وہ ردِ عمل اُن کے یقین ہو گئے گویا کہ جب بولیں گے تو خیر کی خاطر بولیں گے اور خیر کی بات کریں گے۔ ورنہ اپنے دُکھ سینوں میں چُھپائے رکھیں گے۔ اور یہ علم ہو گا اُن کو کہ خدا جانتا ہے کہ ہمارے دل پر کیا گزر رہی ہے۔ اور اگر اُن کے لئے ممکن ہو تو وہ اُس مجلس کو چھوڑ دیں گے۔ اور جب جاہل اُن سے بات کرے گا تو کہیں گے سَلٰمًا۔ اچھا ہم رخصت ہوتے ہیں۔ بس اب ہماری یہاں مزید بیٹھنے کی کوئی گنجائش نہیں۔ فَاِنَّ اللّٰہَ کَانَ عَفُوًّا قَدِیۡرًا۔ ایسے لوگ اللہ تعالیٰ کو عفو پائیں۔ اُنہوں نے

خُدا کی خاطر عفو

سے کام لیا۔ اُن کو یقین رکھنا چاہیئے کہ اللہ تو اُن سے بہت بڑھ کر عفو کرنے والا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اس ادا کے نتیجے میں جو خدا کو پسند آئے گی بکثرت اُن کے گناہ بخشے جائیں گے۔ کتنا عظیم الشان دور ہے یہ صبر کا دور۔ جس میں خدا کی خاطر آپ صبر سے کام لیتے ہیں۔ اور آپ کے ماضی کے سارے گناہ اور داغ دُھلتے چلے جاتے ہیں۔ اور اللہ آپ کے ساتھ عفو کا سلوک فرماتا چلا جا رہا ہے۔ اور فرماتا ہے قَدِیۡرًا وہ قدیر ہے۔ یعنی اِن حالات کو اس طرح نہیں رہنے دے گا، ان کو تبدیل فرمادے گا۔ اور اس بات پر قادر ہے کہ بالآخر یہ سُوۡٓء کا اظہار کرنے والے اور سُوۡٓء کو سینوں میں چھپانے والے اس صفحۂ ہستی سے مٹا دیئے جائیں گے۔ اور خدا کے عفو کرنے والے بندے اور خیر دلوں میں رکھنے والے اور خیر زبان سے جاری کرنے والے اللہ تعالیٰ اِن کو غالب فرمائے گا۔ تو یہ وہ مضمون ہے جہاں فرمایا اِلَّا مَنۡ ظُلِمَ۔

لَا یُحِبُّ اللّٰہُ الۡجَہۡرَ بِالسُّوۡٓءِ مِنَ الۡقَوۡلِ اِلَّا مَنۡ ظُلِمَ۔

اِن کے متعلق میں ذکر کر رہا تھا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے لَا تُجَادِلُوۡۤا اَہۡلَ الۡکِتٰبِ اِلَّا بِالَّتِیۡ ہِیَ اَحۡسَنُ اِلَّا الَّذِیۡنَ ظَلَمُوۡا مِنۡہُمۡ۔ جو اُن میں سے ظلم کرنے والے ہیں۔ اُن کے ساتھ تم کیا سلوک کرو۔ وہ سلوک اس دوسری آیت میں بیان فرما دیا گیا۔ جہاں اِلَّا الَّذِیۡنَ ظَلَمُوۡا۔ کہ

جو لوگ مظلوم ہیں

اُن کو کیا کرنا چاہیئے۔ تو اِلَّا سے مُراد وہ سُلوک ہے وہ لوگ ہیں جو ظلم کرنے والے اور وہ سلوک ہے جس کی تفصیل یہاں بیان فرمائی۔ اور اب پھر احسن بات کو مزید کھول کر بیان کرتا ہے کہ .... ظلم کیا ہے۔ اور ظالموں سے کیا سلوک تمہیں کرنا چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اب ہم تمہیں قولِ حسن بتاتے ہیں کیا ہے۔ قُوۡلُوۡۤا اٰمَنَّا بِالَّذِیۡۤ اُنۡزِلَ اِلَیۡنَا۔ تم اِن لوگوں سے کہو کہ جو کچھ خدا نے ہماری طرف نازل فرمایا ہے، ہم اس پر ایمان لانے والے ہیں۔ وَمَاۤ اُنۡزِلَ اِلَیۡکُمۡ تمہیں کیا تکلیف ہے ہم سے؟ ہم تو اُس وحی پر بھی ایمان لاتے ہیں جو تم پر نازل کی گئی۔ یعنی

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
ھُوَ النَّاصِر
کراچی میں معیاری سونا کے معیاری زیورات خریدنے اور بنوانے کے لیے تشریف لائیں!!
الرؤف جیولرز
۱۶- خورشید کلاتھ مارکیٹ حیدری شمالی ناظم آباد کراچی
فون نمبر [illegible]

جس پر تم ایمان لاتے ہو۔ اگر تو ہماری وحی تمہاری وحی سے اِس طرح ٹکراتی کہ جو کچھ تمہارے اوپر نازل کیا گیا یعنی جس پر تم ایمان لاتے ہو اُس کا ہم انکار کر دیتے تو پھر ایک ٹکراؤ کی شکل تھی۔ ہم تو کلیۃً اُس پر ایمان لا رہے ہیں جس پر تم ایمان لاتے ہو۔ اُس کے علاوہ جس کو ہم خدا کا کلام سمجھ رہے ہیں اُس پر بھی ہم ایمان لاتے ہیں۔ تم اُس پر ایمان نہیں لاتے۔ اِس لئے اگر غصے کا کوئی موقعہ ہے تو وہ ہمارے لئے ہونا چاہئیے نہ کہ تمہارے لئے۔ ہم تو جو تم کہتے ہو ہم اٰمَنَّا وَصَدَّقْنَا کہتے ہیں۔ ایک ایک بات کی تصدیق کرتے ہیں ہاں یہ بھی سچ ہے اور یہ بھی سچ ہے اور وہ بھی سچ ہے۔ اور اُس کے سوا جو ہم کہتے ہیں۔ تم ہر بات پر تم کہتے ہو یہ جھوٹ بولتے ہو جھوٹ بولتے ہو جھوٹ بولتے ہو۔ اگر عقل سے کام لیا جائے تو غصے کا موقعہ تو ہمارے لئے ہونا چاہئیے نہ کہ تمہارے لئے۔ اور عجیب اُلٹا قصہ ہے غصہ تم کر رہے ہو ہم معاف کرتے چلے جا رہے ہیں۔ وہی بات ہے کہ ؎

اُن کو آتا ہے پیار پر غصہ ہم کو غصے پہ پیار آتا ہے

یہ ہیں مومن خدا کے بندے۔ عجیب نقشہ کھینچا ہے اللہ تعالیٰ نے اِلٰهُنَا وَاِلٰهُكُمْ وَاحِدٌ۔ اور پھر یہ دیکھو کہ

تمہارا معبود اور ہمارا معبود ایک ہی ہے

وَنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ۔ اور ہم جو اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہیں۔ اُس ایک خدا کی طرف منسوب ہو کر اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہیں۔ اِسلام تو خدا کے ہاتھ پر لایا جاتا ہے۔ ہم تو اپنے رب کے لئے اِسلام لائے ہیں تمہیں اِس کی کیا تکلیف پہنچ رہی ہے۔ تمہیں یہ تکلیف نہیں کہ ہم تمہاری تصدیق کرتے چلے جا رہے ہیں۔ تمہیں یہ غصہ ہے کہ جو تمہارا ایمان ہے ہم کہتے ہیں سو فیصدی درست۔ تمہیں یہ تکلیف ہے کہ جو خدا نے نازل فرمایا ہم ہر بات کو مانتے چلے جا رہے ہیں۔ اور یہ غصہ ہے اُس خدا کو کیوں مانتے ہیں جو سب کا خدا ہے۔ اور اُس کے نام پر کیوں مسلمان ہو گئے۔ یہ تو کوئی عقل کی بات نہیں یہ تو کوئی انصاف کی بات نہیں۔ یہ ہے حق کی تفصیل جو خدا نے بیان فرمائی۔ پہلے

اپنے نفوس کو پاک و صاف کرو

عبادت کے طریق سیکھو۔ اور عبادت میں یادِ الٰہی پر سب سے زیادہ زور دو۔ اگر تم ذکر اللہ کی عادت ڈالو گے۔ اور اللہ کو یاد کرو گے تو تم کائنات کے مقاصد میں شمار ہونے لگو گے تم حق بن جاؤ گے۔ اور اگر تم ایسا کرو گے تو پھر خدا تم سے یہ توقع رکھے گا۔ کہ اس حق کو پھیلاؤ۔ کیونکہ حُسن کو پھیلانا یہ مومن کی پیدائش کا مقصد ہے۔ اور جو حُسن تم نے خدا سے سیکھا ہے اُسے اب دُنیا میں پھیلانا شروع کر دو۔ اُس کے نتیجہ میں جب تمہیں بدی ملے نیکی کے بدلے بدی سے تم سے سلوک کیا جائے تو تم پھر بھی حُسن کے ذریعے اُس کا جواب دو۔ اور پہلے سے بڑھ کر احسان کا معاملہ کرو۔ ہر بُرے قول کا جواب خیر کے نتیجے میں دینا ہے۔ خیر کی نیت سے دینا ہے۔ اور دِل میں بھی خیر ہی رکھنی ہے۔ اگر تم یہ کرو گے اور کامل ایمان لاؤ گے پہلی کتب پر بھی اور جو بھی خدا بندوں پر نازل کرتا ہے اُن پر تم ایمان لاتے چلے جاؤ گے تو یہ کوئی ایسا فعل نہیں جس سے دُنیا میں کسی کی بھی دلآزاری ہو سکے۔ یہ وہ طریق ہے جو ہمیشہ سے مومن اختیار کرتے چلے آئے ہیں۔ فرماتا ہے کہ پھر تمہیں ہم یقین دلاتے ہیں کہ ایسی صورت میں اللہ تعالیٰ یقیناً تمہاری مدد فرمائے گا اور تمہیں غالب کرنے میں خدا قادر ہے۔ کس طرح حق کو غالب فرمائے گا یہ ایک الگ بڑا تفصیلی مضمون ہے کیونکہ وقت زیادہ ہو رہا ہے میں اِس کو چھوڑتا ہوں۔ لیکن صرف

آخری بات

مَیں یہ کہہ دیتا ہوں خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ دیکھو اِس سے پہلے بھی یہ واقعہ گزر چکا ہے۔ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ رُسُلًا اِلٰى قَوْمِهِمْ فَجَآءُوْهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ فَانْتَقَمْنَا مِنَ الَّذِيْنَ اَجْرَمُوْا وَكَانَ حَقًّا عَلَيْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ کہ دُنیا میں ہم نے پہلی مرتبہ تو نبی نہیں بھیجے ایک لمبا دستور ہے نہ ختم ہونے والا کہ ہم انبیاء بھیجتے چلے آئے ہیں۔ اور جب بھی اُس قوم نے جن کی طرف انبیاء آئے انکار کیا۔ فَانْتَقَمْنَا مِنَ الَّذِيْنَ اَجْرَمُوْا۔ پھر اُن جرم کرنے والوں سے ہم نے بدلہ لیا ہے۔ وَكَانَ حَقًّا عَلَيْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ اور ہم پر حق ہے یہ بات کہ ہم مومنوں کی مدد کریں۔ اب یہاں بھی لفظ حق استعمال فرمایا اور کیسی طرح سارے مضمون کو کامل کر دیا ہے۔ ایک پورا دائرہ مکمل فرما دیتا ہے اللہ تعالیٰ کہ حق سے آغاز ہوا ہے کائنات کا۔ حق ذریعوں سے آغاز ہوا ہے حق پیدا کرنے کی خاطر آغاز کیا گیا ہے کائنات کا۔ یہ جو زمین و آسمان روحانی دُنیا کے بنائے جاتے ہیں۔ یہ اِس لئے ہیں تا کہ تمہیں حق بنا دیں اور

جب تم حق ہو جاؤ گے

تو پھر خدا قسم کھاتا ہے اپنی ذات کی اپنے حق کی کہ اپنے اوپر وہ تمہاری مدد فرض کرے گا۔ ناممکن ہے یہ دُنیا تمہیں ہلاک کر سکے۔ ہم سزا دیں گے اُن کو جو تمہارے خلاف زیادتیاں کرتے ہیں اور جُرم کرتے ہیں۔ اور ہم تمہاری مدد کو آئیں گے اور ضرور آئیں گے۔ اتنا عظیم الشان وعدہ ہو جس قوم کے ساتھ اُس کے لئے آزمائش کے چند دن کیا حیثیت رکھتے ہیں۔ اور آزمائش کے وہ دن جو دن بدن لمحہ بہ لمحہ ان کی کیفیت بدلتے چلے جا رہے ہیں اور اندھیروں سے روشنی کی طرف منتقل کر رہے ہیں۔ اور خدا تعالیٰ سے نئی محبتیں عطا کرتے چلا جا رہے ہیں نئے مراتب عطا کر رہے ہیں روحانی۔ وہ تو ابتلا بھی احسان ہی کے رنگ رکھتا ہے۔ کہ آخر پر پھر یہ وعدہ ہے کہ اور خدا حق ذات کی قسم کھا کر یہ کہہ رہا ہو کہ میں ضرور تمہاری مدد کو آؤں گا تم نے بالکل مایوس نہیں ہونا۔ ایسے لوگوں کے لئے مایوسی کا کیا سوال یا کسی شکوے کی کونسی گنجائش۔ اِس لئے

جماعتِ احمدیہ کی طرف سے

تو اپنے رب کے حضور سوائے اِس کے کوئی آواز نہیں اُٹھ سکتی کہ اے ہمارے آقا تیرا ابتلا بھی ایک احسانِ عظیم ہے۔ جس کا ہم جتنا چاہیں شکر ادا کریں مگر ہم حق ادا نہیں کر سکیں گے۔ اور ہمیں جو اس کام کے لئے تو نے چن لیا ہے یہ بھی تیرا احسان ہے۔ ورنہ ہم حقدار نہیں تھے۔ اور اِس کے نتیجے میں تو فرماتا ہے کہ ہم تمہاری مدد فرمائیں گے۔ اور تمہاری نصرت کو آئیں گے۔ اے خدا ہم تو کسی چیز کے بھی حقدار نہیں۔ تو ہی حق ہے۔ تیری ہی بنا پر ہم نے حق کی ادائیں سیکھی ہیں اور ہماری غفلتوں سے پردہ پوشی کے بھی تو نے ہی وعدے فرمائے اور عفو کے طریق بھی ہمیں سکھائے پھر عفو کا سلوک بھی ہم سے فرمایا۔ تو جو کچھ ہے تو ہی تو ہے۔ ہم تو کوئی حقیقت ہی نہیں رکھتے۔ ؎

حق تو یہ ہے کہ حق ادا نہ ہوا۔

اِس سے بہتر مومن کے دِل کی اور کوئی آواز خدا کے حضور نہیں اُٹھ سکتی۔

جلسہ سالانہ ربوہ کے التواء کا افسوسناک پس منظر (بقیہ صفحہ ۔۔)

جماعت احمدیہ انگلستان ماہ شہادت (اپریل) ۱۳۶۴ ہش / ۱۹۸۵ء کے اوائل میں اپنا سالانہ جلسہ منعقد کرنے کا ارادہ رکھتی ہے جس میں سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بھی شرکت فرمائیں گے۔ تاہم یہ شرکت اسی نوعیت کی ہو گی جس طرح حضور ایدہ اللہ تعالیٰ جماعت کی دوسری تقریبات میں شرکت فرماتے ہیں۔ اندریں حالات کسی بھی فرد کو یہ غلط فہمی نہیں ہونی چاہئیے کہ لندن میں مجوزہ جماعت احمدیہ عالمگیر کا جلسہ ربوہ کے جلسہ کا متبادل ہے۔ ایسا نہیں +

اعلانِ نکاح

مورخہ ۱۱ر جنوری ۱۹۸۵ء کو بعد نماز جمعہ مکرم ایس۔ ایم حمید صاحب صدر جماعتِ احمدیہ شموگہ نے عزیزہ فوزیہ بیگم بنت مکرم ضیاء الرحمٰن صاحب آف شموگہ کا نکاح ہمراہ عزیز محمود احمد صاحب میرجی ابن مکرم دادا بھائی صاحب میرجی آف ٹیپو (کرناٹک) مبلغ ۶۰۰/- روپے حق مہر پر پڑھا۔ اس خوشی میں مکرم میر منظور اِس مرزا ممتاز احمد صاحب نے مختلف مدات میں مبلغ ۔۔ اور لڑکے کے والد مکرم دادا بھائی میرجی صاحب نے مبلغ ۵۰/- روپے ادا کئے۔ قارئین بدر سے اِس رشتہ کے بابرکت ہونے کیلئے دُعا کی درخواست ہے۔ خاکسار۔ صغیر احمد طاہر مبلغ سلسلہ شموگہ

مقالۂ خصوصی

ذرائع ابلاغ کا کردار!؟

از خامۂ ثاقب زیروی صاحب مدیر ہفت روزہ "لاہور"

۲۸ر اکتوبر ۱۹۸۵ء کو ریڈیو اور ٹیلی ویژن نے اپنے نیوز بلیٹن میں اور اس سے اگلے دن بعض اخبارات نے شہ سرخیوں کے ساتھ "فیڈرل شریعت کورٹ" کے اُس فیصلے کی خبر کو خوب خوب ہی اُچھالا جو فاضل عدالت نے چار احمدیوں کی اُس درخواست پر دیا ہے۔ جس میں اُنہوں نے جماعت احمدیہ کے خلاف نافذ کئے جانے والے اپریل ۱۹۸۴ء کے آرڈیننس کو چیلنج کرتے ہوئے یہ کہا تھا کہ ۔۔۔ یہ آرڈیننس قرآن و سنت کے مطابق نہیں ہے۔

یہ خبر آج سے ۲½ ماہ پیشتر بھی نشر اور شائع کی جا چکی ہے۔ جب اس عدالت کے چیف جسٹس نے درخواست کی سماعت مکمل ہوتے ہی درخواست دہندگان کو اپنے چیمبر میں بُلا کر اس درخواست کو رد کر دینے کا مختصر فیصلہ سُنایا تھا۔ ایک ہی فیصلہ کی چند ہفتوں کے وقفہ سے بصد اہتمام دو دفعہ نشر و اشاعت کی نظیر شاید ہمارے یہاں پہلے موجود نہیں۔

اس خبر میں بتایا گیا کہ وفاقی شرعی عدالت نے قادیانیوں سے متعلق آرڈیننس کے خلاف درخواست رد کر دی ہے۔ اور قرآن و سنت اور سُنی و شیعہ دونوں فرقوں کے متفقہ اور نامور مفسرین کی تشریحات کو پیش کرتے ہوئے یہ فیصلہ دیا ہے کہ :-

۱۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم آخری نبی تھے اور اُن کے بعد کسی قسم کا کوئی نبی نہیں آ سکتا۔

۲۔ میرزا غلام احمد نہ مسیح موعود تھے۔ نہ مسیح اور نہ مہدی۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اس دُنیا میں اُمتِ مسلمہ ہی کے ایک فرد اور اسلامی شریعت کے پیروکار کے طور پر ظاہر ہوں گے۔

۳۔ میرزا غلام احمد کی زندگی کے حالات سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ .... (افسوس کہ شرافتِ تحریر اس فقرے کے اگلے تحقیر آمیز الفاظ دوہرانے کی اجازت نہیں دیتی) ...... آدمی تھا جس نے درجہ بدرجہ اور منصوبے کے ساتھ اپنی تحریروں اور تقریروں کے ذریعہ خود کو محدث اور بعد میں ظلی بروزی نبی اور پھر مسیح موعود منوانے کی کوشش کی۔

۴۔ اُس کی تمام پیشگوئیاں اور الہامی پیشگوئیاں غلط پائی گئیں۔

۵۔ چودھری ظفر اللہ خاں نے اپنی تعلیم کے مطابق (قائد اعظم) کا جنازہ نہیں پڑھا تھا۔ اور کہ

۶۔ قائد اعظمؒ یا پاکستان نے قادیانیوں سے ایسا کوئی معاہدہ نہیں کیا تھا کہ اُن کو یہاں مسلمان سمجھا جائے گا۔

لیکن حیرت اس بات پر ہوئی کہ اس خبر میں غیر متعلقہ۔ غیر ضروری اور ضمنی باتیں تو دسیوں تھیں اصل فیصلہ طلب نکتہ پر فاضل عدالت کی طرف سے دی گئی کسی دلیل، توجیہہ یا استنباط کا اشارہ تک نہیں تھا۔۔ کیا اس کی یہ وجہ ہے کہ ہمارے ذرائع ابلاغ کو اس ضخیم ترین فیصلہ میں موضوع زیر بحث کے متعلق کوئی ٹھوس اور مؤثر مواد نہیں ملا؟ یا اُن کا اس خبر کی نشر و اشاعت سے مقصد صرف مُلک کی ایک امن پسند و محبِ وطن مذہبی جماعت کی دل آزاری کرنا ہی تھا؟

ہمارا دل تو یہ ماننے کو تیار نہ تھا کہ متذکرہ بالا شق نمبر ۳ کے جن تحقیر آمیز الفاظ کو دوہرانے میں ہمارے قلم نے ساتھ نہیں دیا، ایک کروڑ افراد پر مشتمل ایک عالمگیر مذہبی جماعت کے بانی اور روحانی باپ کی تحقیر و اہانت کے یہ الفاظ فاضل شرعی عدالت کے فیصلہ میں واقعی موجود ہوں گے۔ کیونکہ یہ مسلمہ امر ہے کہ ججوں کی زبان بڑی شستہ۔ غیر جانبداری و رواداری پر مبنی اور مہذبانہ ہوتی ہے۔ اور ہمیں یہ معلوم ہے کہ انہوں نے اپنے لئے ایک ضابطۂ اخلاق بھی مقرر کیا ہوا ہے۔

اب تو ایک کروڑ افراد کے روحانی باپ کے خلاف قرآن و اسلام کی منزہ تعلیم اور عدالتی ضابطۂ اخلاق سے متصادم ان تحقیر آمیز الفاظ سے عدالتی سطح پر تبرہ بازی کی ایک ایسی نظیر قائم ہو گئی ہے۔ جس کی تقلید سے منافرت آرائی کی ایک ایسی رو جنم لے گی۔ جو عدالتی وقار و اعتماد ہی کو نہیں، ایک دن اسلام اور شریعت تک کے تقدس کو بھی بہا لے جائے گی۔ نشریاتی اداروں اور اخبارات کے مطابق فیڈرل شریعت کورٹ کا یہ فیصلہ ۲۲۴ صفحات پر مشتمل ہے۔

کیا دل یہ تسلیم کرے کہ ان سوا دو سو صفحات کو اوّل سے آخر تک تمہید و پس منظر کے بعد صرف مفسرین ہی کی ذوقی تشریحات سے بھر دیا گیا ہوگا اور اس میں کہیں یہ ثابت نہیں کیا گیا کہ

— قرآن کریم کی فلاں نص کی رُو سے درخواست دہندگان کو اپنے عقائد کے "اظہار و تبلیغ" کی اجازت نہیں دی جا سکتی۔ یا

— قرآن کریم کی فلاں آیت سے بلا خوف اختلاف صرف یہی استنباط ممکن ہے۔ کہ یہ لوگ اپنی عبادت گاہ کو "مسجد" نہیں کہہ سکتے۔ نہ نماز سے قبل "اذان" دے سکتے ہیں۔ نیز

— ان کے لئے فلاں فلاں دُعائیہ کلمات۔ اصطلاحات، اور القابات کا استعمال بھی ممنوع ہے۔

کیونکہ نشر اور شائع کی جانے والی خبروں میں تو ایسے استدلال و استنباط کا حامل ایک بھی جملہ نہیں۔ کیا ان ذرائع ابلاغ کا اصل مقصد صرف فیصلے کے دل آزار حصّوں کو اُچھال کر دُنیا کو یہ بتانا تھا کہ ہمارے یہاں بائیس چوبیس لاکھ نفوس یا ہزار افراد کے رہنما کا نیا ذکر عالمگیر مذہبی جماعت کے بانیوں اور روحانی باپوں تک کی آبرو پر بھی چھینٹے اُڑائے جا سکتے ہیں۔

جو خدا ترس مذہب پسندوں نے فیڈرل شریعت کورٹ میں ہونے والے اس مباحثہ کی کیا حیثیت اور مقام ہے؟ یہ بات تو درخواست دہندگان پر پہلے سے خوب واضح تھی۔ فیصلہ طلب نکتہ تو یہ تھا کہ متذکرہ آرڈیننس قرآن و سنت کے مطابق ہے یا نہیں۔۔۔ مگر اسی نکتے پر عدالت کی کسی دلیل کا ذکر اس سارے مخابراتی افسانے میں کہیں نہیں ہے۔ (بشکریہ ہفت روزہ لاہور ۱۸ر نومبر ۱۹۸۵ء)

اوّل سے آخر تک سُننے والے وہ گواہی دیں گے کہ درخواست دہندگان نے (جنہوں نے اپنی درخواست کی پیروی بھی بوجوہ خود ہی کی تھی) اپنی درخواست میں اُٹھائے گئے نکات پر صرف قرآن و سُنّت ہی کی روشنی میں بحث کی تھی اور اپنے ہر نکتے کا استدلال قرآن و سنّت ہی سے کیا تھا۔ اور مُسلم فرقوں کے متفقہ ائمہ کرام و مجددین عظام اور جید بزرگان سلف کے اقوال بھی تائید کے طور پر پیش کئے تھے ۔۔۔ کیا اس ادھوری و بے معنی و دل آزار خبر کی تشہیر و اشاعت سے پاکستان کے شہری اور دوسرے مُلکوں کے سامعین و ناظرین یہ تاثر قبول کرنے میں حق بجانب نہ ہوں گے کہ فاضل عدالت کو درخواست دہندگان کے دلائل کا جواب دینے کے لئے قرآن و سنت سے کوئی مدد نہیں مل سکی اس لئے اُس نے ان مسئلہ اور قلم و پاکیزہ مقابلہ پر چند مفسرین کی دقیق اور ذوقی تشریحات ہی کو ترجیح دے کر اُن کی درخواست رد کر دی۔۔ اگر نہیں ۔۔ تو پھر ہمارے ذرائع ابلاغ جواب دیں کہ اُنہوں نے اپنی لمبی چوڑی خبروں میں فاضل عدالت کی کسی محکم دلیل کا ذکر کیوں مناسب نہیں سمجھا؟ اور اس لمبے فیصلے کے زللہ کی ایک مذہبی جماعت کے متعلق دل آزار حصوں ہی کا انتخاب کیوں کیا؟۔ یہ کوئی دوسرا امر واضح ہو یا نہ ہو یہ حقیقت تو پاکستان کے ہر شہری کو معلوم ہے کہ وفاقی شرعی عدالت سے فیصلہ اس امر پر ہرگز طلب نہیں کیا گیا تھا کہ اسلامی نکتۂ نگاہ میں جماعتِ احمدیہ یا اُس کے بانی

نامزدگی انچارج صاحبان تحریک داعی الی اللہ

صوبہ جات بنگال، بہار، آندھرا، کرناٹک، مہاراشٹر اور گجرات میں سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے منشاء و ہدایات کے مطابق تبلیغی سرگرمیوں کو تیز تر کرنے کیلئے مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کیطرف سے درج ذیل مبلغین کرام کو اپنے حلقہ کا انچارج تحریک داعی الی اللہ مجلس خدام الاحمدیہ نامزد کیا گیا ہے۔ ان صوبہ جات کی مجالس خدام الاحمدیہ کے جملہ عہدیداران اور اراکین مجلس کو ہدایت کی جاتی ہے کہ وہ اپنے اپنے حلقہ کے انچارج تحریک داعی الی اللہ سے کماحقہٗ تعاون کریں اور ان کے پروگرام و ہدایات کے مطابق میدانِ تبلیغ میں سرگرم عمل ہوں۔

(۱):۔ مکرم مولوی سلطان احمد صاحب ظفر برائے صوبہ بہار و بنگال

(۲):۔ " " حمید الدین صاحب شمس " " آندھرا پردیش

(۳):۔ " " بشارت احمد صاحب بشیر " " کرناٹک

(۴):۔ " " محمد حمید کوثر صاحب " " مہاراشٹر و گجرات

نامزدگی قائد علاقائی آندھرا پردیش :۔ صوبہ آندھرا پردیش کی مجالس خدام الاحمدیہ کو منظم اور سرگرم کرنے کیلئے مکرم ڈاکٹر سعید احمد صاحب انصاری کو ۳۰ر اکتوبر ۱۹۸۵ء تک یعنی ایک سال کیلئے قائد علاقائی آندھرا پردیش نامزد کیا گیا ہے۔ مجالس خدام الاحمدیہ صوبہ آندھرا کے عہدیداران اور اراکین سے توقع رکھی جاتی ہے کہ وہ جملہ تنظیمی اُمور میں مکرم ڈاکٹر صاحب موصوف سے کماحقہٗ تعاون فرمائیں گے۔ جزاہم اللہ تعالیٰ خیراً۔ اللہ تعالیٰ ان نامزدگیوں کو ہر جہت سے بابرکت کرے۔ مجالس کی بیداری کا ایک نیا دور پیدا ہونے کا موجب بنائے۔ (آمین) ۔ صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان

قسط دوئم

"عرب اور عالم اسلام میں سائنس کا احیاء"

از محترم ڈاکٹر پروفیسر عبد السلام صاحب نوبل انعام یافتہ

"محترم پروفیسر ڈاکٹر عبد السلام صاحب نوبل انعام یافتہ کے اس بیش قیمت تحقیقی مقالہ کا اُردو ترجمہ جناب پروفیسر نسیم انصاری صاحب علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کیطرف سے ماہنامہ "تہذیب الاخلاق" علی گڑھ بابت ماہ جولائی ۱۹۸۴ء میں شائع ہوا ہے۔ جسے معاصر مذکور کے شکریہ کے ساتھ افادۂ قارئین کے لئے بالاقساط درج ذیل کیا جا رہا ہے۔ (ایڈیٹر)

ابن خلدون کے زمانہ سے یہ ذہنی علیحدگی اور علم سے بے تعلقی جاری ہے۔ یہ اس زمانہ میں بھی قائم رہی جب دنیائے اسلام میں بڑی بڑی سلطنتیں قائم ہوئیں۔ جیسے عثمانی ترکوں کی سلطنت، ایرانی صفوی حکمرانوں کی بادشاہت اور ہندوستان میں مغلوں کی حکومت۔ ایسا نہیں تھا کہ سلاطین اور شہنشاہ ان ترقیوں سے بے خبر تھے اور یہ بھی ناممکن تھا کہ ان لوگوں کو وینس (VENEZIA) اور جنیوا (GENEVA) کے رہنے والوں کی اس ترقی کا علم نہ رہا ہو جو انہوں نے بندوق سازی میں کی تھی۔ یا وہ پرتگالیوں کی اس مہارت سے ناواقف ہوں جو انھوں نے جہاز رانی اور جہاز سازی میں حاصل کی تھی اور جس کی وجہ سے ان کی حکومت سمندروں پر تھی۔ ان میں وہ سمندر بھی شامل تھے جو حج کے راستے میں پڑتے تھے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ انہیں یہ احساس بھی نہیں تھا کہ پرتگالیوں کی جہاز رانی میں برتری محض اتفاقی بات نہیں بلکہ یہ نتیجہ اس سائنسی ترقی کا تھا جو بڑی جانفشانی سے حاصل کی گئی تھی۔ اور جس کی ابتداء جہاز رانی کے اس تحقیقاتی ادارے سے ہوئی جسے شہزادہ ہنری نے ۱۴۱۹ء میں قائم کیا تھا۔ جب ہم نے یہ کوشش بھی کی کہ مختلف فنون میں مہارت حاصل ہو جائے اس وقت بھی ہم فنون و علوم کے باہمی رشتے کو سمجھ نہ سکے۔ حتیٰ کہ ۱۷۹۹ء میں جب سلیم سوم نے ترکی میں جدید تعلیم الجبرا، ٹرگنامیٹری، میکانکس، بیلسٹکس (BALLISTICS) اور معدنیات میں اس وجہ سے شروع کر دی تھی کہ بندوق اور توپ سازی میں وہ یورپ والوں سے پیچھے نہ رہ جائیں اور اس تعلیم کے لئے سویڈن اور فرانس سے اساتذہ بھی بلائے گئے، اس وقت بھی بنیادی سائنسی علوم کی اہمیت پر کوئی زور نہ دیا گیا۔ نتیجتاً ترکی یورپ کی برابری کبھی نہ کر سکا۔ اس کے تیس برس بعد مصر سے محمد علی نے اپنے آدمیوں کو کوئلہ اور سونے کے ذخیروں کی تلاش کے لئے تربیت دلوائی۔ لیکن نہ ان کی اور نہ اُن کے جانشینوں کی سمجھ میں یہ بات آئی کہ مصر میں علم طبقات الارض کی بنیادی تعلیم بھی ضروری ہے۔

اور آج بھی جب کہ ہم سب یہ محسوس کرنے لگے ہیں کہ فنون میں مہارت کے بغیر طاقت کا حصول ناممکن ہے۔ ہم یہ نہیں سمجھ پائے ہیں کہ ترقی کا کوئی قریب کا راستہ نہیں ہے۔ جب تک سائنس کی بنیادی تعلیم ہماری معاشرت کا ایک لازمی جز نہیں بنے گی۔ ہم سائنس کا استعمال کرنے سے قاصر رہیں گے۔ یہ سمجھنے کے لئے کسی غیر معمولی عقل کی ضرورت نہیں کہ جو لوگ بغیر بنیادی سائنس کے ہمیں ٹیکنالوجی میں مہارت حاصل کرنے کی دعوت دیتے ہیں وہ ہمارے دوست اور بہی خواہ نہیں۔ اس بات کی مزید وضاحت کے لئے میں لندن کے رسالہ "اکنامسٹ" مورخہ ۱۳ ستمبر ۱۹۸۰ء سے ایک اقتباس پیش کرنا چاہتا ہوں۔ جو شمسی توانائی کے متعلق ہے۔

"اگر شمسی توانائی کا حصول پٹرول کے عالمی بحران کا واقعی جواب ہے تو یہ اچھی طرح سمجھ لینا چاہیئے کہ یہ توانائی ان بڑے بڑے آئینوں سے حاصل کر کے کام میں نہیں لائی جا سکتی جو مکانوں کی چھتوں پر لگائے جا سکتے ہوں، اور جن کی بنیاد انیسویں صدی کی سائنس پر ہے۔ یہ مقصد کوانٹم فزکس (QUANTUM PHYSICS) بایو کیمسٹری (BIOCHEMISTRY.) اور اسی طرح کے دوسرے جدید علوم پر عبور پاکر ہی حاصل ہو گا۔ آج کل کی جدید صنعتیں صرف جدید سائنس ہی کی بنیاد پر قائم رہ سکتی ہیں۔"

عالم اسلام میں سائنس کے احیاء کے شرائط

یہ جاننے کے لئے کہ اپنے سنہری دور آٹھویں، نویں، دسویں، گیارہویں صدی عیسوی میں مسلمانوں نے سائنس کی تلاش و ترقی میں اس قدر دلچسپی کیوں لی، ہمیں بہت دور جانے کی ضرورت نہیں۔ مسلمان بس ان ہدایتوں پر عمل کر رہے تھے جو انہیں قرآن اور ان کے نبیؐ نے بار بار دی تھیں۔ دمشق یونیورسٹی کے ڈاکٹر محمد اعجاز الخطیب کا خیال ہے کہ اس سے زیادہ اور کسی ثبوت کی ضرورت نہیں کہ قرآن کریم میں صرف دو سو پچاس آیتیں ایسی ہیں جو قوانین سے متعلق ہیں۔ اس کے مقابلہ میں ساڑھے سات سو آیتوں یعنی قرآن شریف کے تقریباً آٹھویں حصے میں ایمان لانے والوں سے کہا گیا ہے کہ وہ غور کیا کریں، اپنی عقل کا بہترین استعمال کریں اور سائنس کے چرچے کو اپنی تہذیب کا لازمی حصہ بنالیں۔

مجھے حاضرین کو یہ یاد دلانے کی ضرورت نہیں کہ ہمارے پاک نبیؐ نے ایمان والے علماء کو (جن میں سائنس کے ماہرین بھی شامل ہیں) نبیوں کا وارث قرار دیا ہے۔

إِنَّمَا الْعُلَمَاءُ وَرَثَةُ الْأَنْبِيَاءِ

(علماء انبیاء کے وارث ہیں)

اس سلسلہ میں یہ بات ذہن نشین رہے کہ عربی زبان میں سائنس کے لیئے "علم" کے علاوہ اور کوئی لفظ نہیں۔

قرآن شریف میں عالموں یعنی سائنس اور دوسرے علوم کے جاننے والوں کی برتری جتائی گئی ہے۔

قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِينَ يَعْلَمُونَ وَالَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ

(سورۃ الزمر/۹)

(آپ کہیے کہ کیا علم والے و جہل والے (کہیں) برابر ہوتے ہیں)

قرآن کریم کی ان ہی ہدایتوں پر عمل کی بدولت اسلامی معاشرہ میں سائنس کا بول بالا رہا۔ سائنس کی حرمت کا ایک اہم پہلو وہ سرپرستی تھی جو اسے عرب و اسلامی ممالک کی دولت مشترکہ میں حاصل تھی۔ ایچ۔ اے۔ آر گب نے ایک جگہ عربی ادب کے بارے میں جو لکھا ہے اگر تھوڑے سے رد و بدل کے ساتھ وہی بات اس زمانہ کی سائنس کے متعلق کہی جائے تو یوں کہی جائے گی۔

"دوسری جگہوں کے مقابلہ میں عالم اسلام میں سائنس کے پھولنے پھلنے کا انحصار زیادہ تر اس سرپرستی پر تھا جو اسے ارباب حل و عقد سے حاصل ہوتی تھی۔ جہاں جہاں مسلمانوں کی معیشت زوال پذیر تھی وہاں سائنس کی حالت بھی ابتر تھی۔ لیکن جہاں کہیں بھی بادشاہوں اور وزیروں کو سائنس سے دلچسپی رہی یا جہاں بھی سائنس سے ان کے نفع، عیش اور عزت میں اضافہ کا امکان تھا وہاں یہ شمع جلتی رہی۔"

یہ صورتِ حال کم و بیش چودھویں صدی عیسوی تک برقرار رہی۔ اس کے بعد یہ سرپرستی ختم ہو گئی۔ صورتِ حال کی اس تبدیلی کا اندازہ اس سے ہو سکتا ہے کہ مراد سوم کے حکم سے قسطنطنیہ کی مشہور رصدگاہ توپوں سے اُڑا دی گئی اور اس اندوہناک واقعہ کا ذکر دربار کے شاعر علاؤ الدین منصور نے ایک نظم میں اس انداز سے کیا گویا کہ یہ بہت خوشی کی بات تھی۔ رصدگاہ کو تباہ کرنے کی وجہ یہ بیان کی گئی کہ چونکہ الغ بیگ کے علم الہیئت کے جدولوں کی صحت کا کام مکمل ہو گیا، جو اس رصدگاہ کے قائم کرنے کا مقصد تھا، اس لئے اب اس کی کوئی ضرورت باقی نہیں رہی۔ اور اس کے بعد تو زوال کا ایسا سلسلہ شروع ہوا جو ختم ہی ہونے کو نہ آیا۔ ۱۸۰۰ء میں دولتِ عثمانیہ میں برطانوی قونصل ولیم ایٹون (WILLIAM ETON.) لکھتا ہے۔

"اس ملک میں کسی کو بھی جہاز رانی کا کوئی علم نہیں ہے اور نہ ہی کسی کو مقناطیس کا علم آتا ہے۔ سفر جو ذہنی نشوونما کا ایک بہت بڑا ذریعہ ہوتا ہے، اس کا دروازہ ان لوگوں کے مذہبی تعصب نے ان پر بند کر دیا ہے اور اس میں اس حسد کو بھی دخل ہے جو ان لوگوں سے ہو جاتا ہے جو بغیر کسی سرکاری کام کے غیر ملکیوں سے رابطہ قائم کرتے ہیں۔ اس لئے ایسا کوئی شخص نہیں ملتا جس کو

عام سائنس کی واقفیت ہو۔ فنونِ اسلحہ سازی اور جہاز سازی سے متعلق لوگوں کے علاوہ سائنس سے رغبت رکھنے والوں کو لوگ تقریباً خبطی سمجھتے ہیں۔"

آخر میں وہ جس نتیجہ پر پہونچا ہے وہ آج بھی قابلِ غور ہے۔

"یہ صرف انہیں لوگوں سے تجارت کرتے ہیں جو مفید اور بیش قیمت چیزیں لائیں تاکہ خود انہیں ان چیزوں کے بنانے کی زحمت نہ گوارا کرنی پڑے۔"

کیا یہ ممکن نہیں کہ ہم تاریخ کے صفحات پلٹ دیں اور پھر اس قابل ہو جائیں کہ سائنس کے میدان میں دُنیا کی رہبری کر سکیں؟ مَیں بہت ادب سے عرض کروں گا کہ ہم ایسا یقیناً کر سکتے ہیں۔ بشرطیکہ ہمارا معاشرہ خصوصاً ہمارے نوجوان اس کا بیڑہ اُٹھالیں۔ ہمارا اپنا صدیوں کا تجربہ ہمیں بتاتا ہے اور یہی تجربہ دوسروں کو بھی ہے کہ منزل تک پہونچنے کے لئے راستے کی دشواریاں جھیلنا ہی پڑیں گی۔ اس کے بغیر منزل تک کوئی نہیں پہنچتا۔ پس یہ ضروری ہے کہ نوجوانانِ قوم کے دلوں میں اس منزل کو پالینے کا ولولہ پیدا کیا جائے اور پوری قوم کو جوش و خروش سے اس کام کے لئے تیار کیا جائے۔ اس مقصد کے حصول کی خاطر ہمیں نصف سے بھی زیادہ آبادی کو سائنسی تربیت دینی پڑے گی اور پوری قومی پیداوار کا ایک یا دو فیصد حصہ بنیادی اور عملی سائنسی تحقیقات اور اس کے فروغ پر خرچ کرنا ہوگا۔ اس رقم کا کم سے کم دسواں حصہ سائنس کے بنیادی پہلوؤں کی تحقیق پر صرف کرنا پڑے گا۔ یہ سب جاپان میں میجی (MEIJI.) انقلاب کے وقت ہو چکا ہے جب کہ شہنشاہ نے قسم کھائی تھی کہ علم ہر قیمت پر اور ہر جگہ سے حاصل کیا جائے گا چاہے وہ دُنیا کے کسی بھی کونے میں کیوں نہ ہو۔ یہی سوویت یونین میں بھی ہوا جب آج سے ساٹھ برس قبل پیٹر اعظم کی قائم کردہ سوویت اکیڈمی آف سائنسز سے کہا گیا تھا کہ وہ اپنے ممبروں کی تعداد بڑھائیں اور ان میں یہ حوصلہ پیدا کریں کہ ہر سائنسی میدان میں دوسروں پر سبقت لے جانا ہے۔ یہ اکیڈمی آج بھی لائق ممبروں کی ایک خود مختار جماعت ہے جس کے اراکین اس سے منسلک مختلف اداروں میں کام کرتے ہیں۔ اور یہی عوامی جمہوریہ چین میں طے ہوا ہے کہ اس برق رفتاری سے ترقی کی جائے کہ دولتِ برطانیہ کو ہائی انرجی فزکس، خلائی سائنس، جینیٹکس (GENE-TICS)، مائیکروالیکٹرانکس (MICRO-ELECTRONICS) اور تھرمونیوکلیر انرجی (Thermo Nuclear Energy) کے میدانوں میں پیچھے چھوڑ دیں۔ اہلِ چین نے اس حقیقت کو بھی باور کر لیا ہے کہ ترقی کے لئے ہر قسم کی بنیادی سائنس ضروری ہے۔ اور یہ کہ آج کی بنیادی سائنس کی سرحد کل کی عملی سائنس کے میدان کا حصہ ہوگی۔ انھوں نے یہ فیصلہ کر لیا ہے کہ انہیں ہمیشہ بنیادی سائنس کی اگلی سرحدوں پر رہنا ہے۔ اس سلسلہ میں یہ بات قابلِ غور ہے کہ اسلامی اور عرب قوموں کے مادّی وسائل چینیوں سے کہیں زیادہ ہیں اور انسانی وسائل بھی ان سے بہت کم نہیں ہیں۔ مزید چینی ہم سے سائنس کے میدان میں صرف چند دہائیاں ہی آگے ہیں۔ کیا ہم لوگ چین کے برابر پہنچنے کا منصوبہ بھی نہیں بنا سکتے؟

مَیں نے تھوڑی دیر پہلے سائنس کی سرپرستی کی ضرورت کا ذکر کیا تھا۔ اس مسئلہ کا ایک پہلو یہ بھی ہے کہ سائنس دانوں کو اپنی ملازمت کے برقرار رہنے کی طرف سے اطمینان رہے اور انہیں اپنے مستقبل کی فکر نہ کرنا پڑے۔ آج ایک عرب یا پاکستانی سائنس داں یا ماہرِ فن کو یہ یقین ہے کہ برطانیہ اور امریکہ میں لوگ اسے ہمیشہ خوش آمدید کہیں گے بشرطیکہ اس کے پاس قابلیت اور مہارت ہو۔ یہ خیال رہے کہ ایسے عرب اور پاکستانی سائنس دانوں کی تعداد تیس ہزار سے بھی زیادہ ہے۔ انہیں یقین ہے کہ ان ملکوں میں عزت ملے گی، مستقبل کی طرف سے بے فکری رہے گی اور دوسروں کے برابر کام کرنے اور ترقی کرنے کے مواقع ملیں گے۔ ہمیں اپنے آپ سے سوال کرنا چاہیئے کہ کیا ہمارے ملکوں میں بھی یہی صورت ہے۔ ہمیں اپنے آپ سے پوچھنا چاہیئے کہ کیا ہم اپنے سائنس دانوں کے ساتھ زیادتی تو نہیں کرتے اور وہ بھی اس حد تک کہ ان کی ملازمت صرف اس بنیاد پر ختم کر دی جاتی ہے کہ ان کا تعلق ایک ایسے ملک سے ہے جس کی حکومت سے ہمارے اختلافات ہیں اور وہ بھی عارضی۔

مَیں نے اپنی تقریروں میں عرب اور دُنیائے اسلام کی سائنسی دولتِ مشترکہ کی بات بار بار کہی ہے اور یہ اس حالت میں جب کہ ان ممالک کی سیاسی دولتِ مشترکہ کا ابھی کوئی ذکر بھی نہیں۔ لیکن ابھی ہی ایک دولتِ مشترکہ عالمِ اسلام کی سائنس کے دورِ شباب میں بن چکی ہے۔ اس زمانہ میں وسطِ ایشیا کے جلیل القدر علماء جیسے ابنِ سینا اور البیرونی عربی زبان میں لکھتے تھے اور ان کے ہم عصر اور میرے علمی بھائی ابن الہیثم اپنے وطن بصرہ سے، جو بنو عباس کی مملکت میں تھا، نقلِ مکان کر کے بنو عباس کے حریف فاطمی خلیفہ الحاکم کے دربار میں اس اطمینان کے ساتھ چلے جاتے تھے کہ وہاں ان کی تعظیم و تکریم ان کے مرتبہ کے مطابق ہوگی۔ حالانکہ ان دونوں حاکموں میں نہ صرف سیاسی اختلاف تھا بلکہ فرقہ وارانہ مخالفت بھی تھی، جو اتنی شدید تھی جتنی کہ آج کل ہوتی ہے۔ اس سائنسی دولتِ مشترکہ کی ضرورت کا احساس ہمیں اور ہماری حکومتوں کو ہونا چاہیئے اور اس کی منصوبہ بندی کے لئے کافی غور و خوض کی ضرورت ہے۔ آج کل دُنیائے اسلام اور عرب ممالک میں سائنس دانوں کی تعداد بہت کم ہے۔ اس حد تک کہ بین الاقوامی معیار پر سائنس دانوں کی جو تعداد ہمارے ملکوں میں ہونا چاہیئے۔ کہیں تو اس کا دسواں حصہ ہے اور کہیں صرف ایک فیصد۔ پس ہمیں آپس میں ایک ہونے کی ضرورت ہوگی۔ ہمیں اپنے وسائل اکٹھا کرنے ہونگے اور ایک جماعت کی طرح مل کر کام کرنا ہوگا اور اس کی ابتدا فی الحقیقت ہو بھی چکی ہے۔ اس فطری اتحاد کے لئے کیا ہم یہ نہیں کر سکتے کہ آپس میں طے کر لیں کہ آئندہ کم از کم پچیس برس تک ہم اپنے سائنس دانوں کو ایک خاص حیثیت دیں گے۔ سائنس کی اس دولتِ مشترکہ یا امۃ العلم میں وہ اپنے آپ کو محفوظ پائیں گے باوجود سیاسی اور فرقہ وارانہ اختلافات کے جو ان ممالک میں موجود ہیں، بالکل ویسے ہی جیسے ماضی میں سائنسی دولتِ مشترکہ میں ہوتا تھا۔

اور آخر میں عالمی سطح پر سائنس کے میدان میں ہمارا دوسروں سے بے تعلق رہنے کے رجحان کا سوال آتا ہے۔ یہ بات حیرت انگیز ہے کہ سوائے مصر کے دُنیائے اسلام اور سرزمین عرب کا کوئی دوسرا ملک پانچ سے زیادہ بین الاقوامی انجمنوں کا رکن نہیں ہے۔ مصر کا تعلق البتہ سولہ بین الاقوامی سائنسی انجمنوں سے ہے۔ سائنسی تحقیقات کا کوئی بین الاقوامی ادارہ ہمارے ملکوں کے اندر موجود نہیں ہے۔ ہمارے یہاں سائنس کے بین الاقوامی جلسے شاذ ہی ہوتے ہیں ہم میں سے بہت کم لوگوں کو دوسرے ممالک کے اداروں میں جانے اور وہاں کی کانفرنسوں میں شریک ہونے کی سہولت میسر ہے ایسے سفر کو عموماً فضول خرچی سمجھا جاتا ہے گو پٹرول پیدا کرنے اور برآمد کرنے والے عرب ممالک میں حالت کچھ بہتر ہے لیکن غیر عرب دنیائے اسلام میں حالت بہت ہی خراب ہے۔ یہی بے تعلقی اور سائنس کے تئیں بے اعتنائی تھی جس نے آج سے پچیس سال قبل مجھے اپنے وطن کو جہاں مَیں نے برسوں درس و تدریس کا کام بھی کیا تھا چھوڑنے پر مجبور کر دیا۔ میرے سامنے بڑا سخت سوال تھا۔ یا تو مَیں فزکس سے متعلق رہ سکتا تھا یا پاکستان میں۔ بالآخر اپنے سینہ میں ایک درد لئے اپنے وطن سے رخصت ہوا۔ اور اس کے بعد میرے ذہن میں یہ خیال پیدا ہوا کہ ٹریسٹے (TRIESTE.) میں موجود فزکس کے بین الاقوامی مرکز کے قیام کی تجویز رکھوں تاکہ مجھ جیسے دوسرے پھر ان اندوھناک حالات سے دوچار نہ ہوں۔ اس مرکز کا تعلق اقوامِ متحدہ کے دو اداروں یعنی یونیسکو (UNESCO) اور آئی۔ اے ای۔ اے (I.A.E.A) سے ہے جہاں ہر سال ایک سو مسلمان اور عرب ماہرین طبیعات کو مدد دی جاتی ہے۔ لیکن کتنے افسوس کی بات ہے کہ اس کا خرچ عرب اور عالمِ اسلام کے ممالک نہیں بلکہ اقوامِ متحدہ، اٹلی اور سویڈن اُٹھاتے ہیں۔

اور یہ بے تعلقی ہمیں صرف ذاتی سطح پر ہی نہیں بھگتنا پڑتی، بلکہ اس کا ایک پہلو یہ بھی ہے کہ سائنس کے بین الاقوامی طور طریقے بھی ہمارے لئے اجنبی ہیں۔ ہم جس طریقہ سے اپنے سائنسی ادارے چلاتے ہیں وہ اس سے بالکل مختلف ہیں جس سے خود مختار ادارے مغرب میں چلائے جاتے ہیں۔ یا جس طرح سے سوویت یونین کے سائنس دانوں کی جماعت کام کرتی ہے۔ ہمارے یہاں تربیت یافتہ لوگوں کے ادارے چلانے کا کوئی نظام نہیں۔ اور نہ ہی کسی داخلی کمیٹی کا رواج ہے جو اپنے اداروں کی کارکردگی کا خود احتساب کرے اور نہ ایسا کوئی نظام ہے جس کے تحت کام کی قدر و قیمت کا غیر جانبداری سے اندازہ لگایا جا سکے۔ کوئی سائنسی وقف بھی ایسا نہیں ہے جس کا انتظام خود سائنس داں کریں اور نہ ہی غیر رسمی امداد کا کوئی سلسلہ ہے۔

(باقی آئندہ)

شذراتِ غلبۂ اسلام پیر

ہماری کامیاب تبلیغی اور تربیتی مساعی

جلسہ ہائے سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم

● مکرم عضرت صاحب منڈا سگھر صدر جماعت احمدیہ سہیلی رقم طراز ہیں کہ مورخہ ۱۲/۸۴ کو خاکسار کے زیر صدارت دار التبلیغ میں جلسہ منعقد ہوا۔ عزیز مبشر احمد صاحب کی تلاوت اور مکرم افضل خان صاحب کی نظم خوانی کے بعد مکرم محمد ناصر صاحب۔ مکرم دادا بھائی صاحب مکرم مولوی الیاس احمد صاحب جلیل مبلغ سلسلہ اور خاکسار نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرۃ طیبہ کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔ دُعا کے ساتھ جلسہ برخواست ہوا۔

● مکرم شیخ ہدم صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ موتی ہی مائنز اطلاع دیتے ہیں کہ مورخہ ۱۲/۸۴ کو بعد نماز مغرب جلسہ سیرت النبی منعقد کیا گیا۔ جس میں کافی تعداد میں خدام و اطفال اور مربیان شریک ہوئے۔ مکرم منور احمد صاحب کی تلاوت اور مکرم شمشیر احمد صاحب کی نظم خوانی کے بعد مکرم مبارک احمد صاحب، مکرم شیخ بشارت احمد صاحب مکرم شکیل احمد صاحب، مکرم منور خان صاحب مکرم مولوی سید غلام مہدی صاحب ناصر مبلغ سلسلہ اور محترم صدر صاحب جلسہ کی تقاریر ہوئیں۔ اس دوران مکرم مسعود خان صاحب، مکرم مبشر احمد صاحب اور عزیزم شیخ فرقان صاحب نے نظمیں پڑھیں۔ اجتماعی دعا کے ساتھ رات ساڑھے نو بجے جلسہ بخیر وخوبی اختتام پذیر ہوا۔

● محترمہ جمیلہ بیگم صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ بھاگلپور اطلاع دیتی ہیں کہ مورخہ ۱۲/۸۴ ۲۹ کو جلسہ سیرت النبی صلعم منعقد کیا گیا۔ جس کا آغاز قرآن مجید کی تلاوت سے ہوا۔ نظم علیک الصلوٰۃ علیک السلام کے بعد حدیث پڑھی گئی۔ اس کے بعد محترمہ شاکرہ خورشید صاحبہ، محترمہ میمونہ ممتاز صاحبہ، محترمہ شوکت آراء صاحبہ، محترمہ تبسم یونس صاحبہ اور خاکسار نے مختلف عنوانات پر مضامین پڑھے۔ دُعا کے بعد جلسہ برخاست کیا گیا۔ ناشتہ اور چائے کا بھی انتظام تھا۔

سالانہ اجتماعات لجنہ و ناصرات

● محترمہ نور السلام صاحبہ بہار تحریر فرماتی ہیں کہ مورخہ ۱۱/۸۴ ۸ کو مکرمہ خیر وزی خاتون صاحبہ کے گھر پر خاکسار کی زیر صدارت لجنہ اماء اللہ برہ پورہ کا سالانہ اجتماع منعقد ہوا۔ مکرمہ رضیہ سلطانہ صاحبہ کی تلاوت کلام پاک کے بعد مختلف مقابلہ جات ہوئے۔ جج کے فیصلہ کے مطابق مقابلہ نظم خوانی میں مکرمہ رضیہ سلطانہ صاحبہ اوّل۔ مکرمہ طلعت جہاں صاحبہ دوئم۔ اور عزیزہ سمیا بُشریٰ سوئم رہیں۔ مقابلہ حسن قرأت خاکسار نور السلام اوّل۔ مکرمہ امتہ الکریم صاحبہ دوئم۔ اور مکرمہ طلعت جہاں صاحبہ سوئم قرار پائیں۔ مقابلہ تقاریر میں عزیزہ سمیا بُشریٰ اوّل اور مکرمہ طلعت جہاں صاحبہ دوئم رہیں۔ مقابلہ حفظ قرآن میں خاکسار نور السلام اوّل اور رضیہ سلطانہ صاحبہ دوئم قرار پائیں۔ آخر میں عہد نامہ دہرایا گیا بعد اجتماعی دُعا کے ساتھ اجتماع اختتام پذیر ہوا۔

● محترمہ نور السلام صاحبہ ہی مزید اطلاع دیتی ہیں کہ لجنہ کے ساتھ ناصرات کا بھی سالانہ اجتماع منعقد کیا گیا۔ تلاوت قرآن مجید کے بعد اجلاس کی کاروائی شروع ہوئی۔ حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ کا پیغام سنایا گیا۔ اس کے بعد نظم پڑھی گئی بعدہٗ ناصرات کا مقابلہ شروع ہوا۔

سب سے پہلے گروپ اوّل کا تلاوت قرآن کریم کا مقابلہ ہوا جس میں عزیزہ صائقہ بُشریٰ اوّل عزیزہ فوزیہ بُشریٰ دوئم اور رضوانہ خاتون سوئم آئیں۔ پھر تقریری مقابلہ ہوا جس میں عزیزہ صائقہ بُشریٰ اوّل اور عزیزہ فوزیہ بشریٰ دوئم آئیں۔ بعدہ مقابلہ نظم خوانی شروع ہوا۔ جس میں عزیزہ فوزیہ اوّل اور عزیزہ صائقہ بُشریٰ دوئم آئیں۔

اس کے بعد گروپ دوئم کا تلاوت قرآن کریم کا مقابلہ ہوا۔ جس میں عزیزہ آسیہ بُشریٰ اوّل آئیں۔ تقریری مقابلہ میں عزیزہ آسیہ اوّل اور عزیزہ زبیدہ بُشریٰ دوئم آئیں۔ آخر میں چھوٹی بچیوں کا بھی مقابلہ ہوا جس میں عزیزہ فائیزہ اوّل۔ عزیزہ شارقہ ناہید دوئم۔ اور عزیزہ راشدہ بُشریٰ سوئم آئیں۔ مقابلہ جات ختم ہونے پر انعامات تقسیم کئے گئے سب سے زیادہ نمبر لانے والی بچی کے لئے ایک خصوصی انعام تھا جسے عزیزہ فوزیہ بُشریٰ نے حاصل کیا۔

عہد نامہ دہرانے کے بعد اجتماعی دعا کی گئی ازاں بعد بہنوں کی چائے ناشتہ سے تواضع کی گئی۔ اس کا انتظام لجنہ کی طرف سے محترمہ طلعت جہاں صاحبہ کے گھر پر کیا۔

مونگھیر (بہار) میں ایک سعید الفطرت نوجوان کا قبولِ حق

مکرم نعیم اللہ افتخار صاحب احمدی مونگھیر (بہار) اطلاع دیتے ہیں کہ جب سے پاکستان میں جماعت احمدیہ کے خلاف شرانگیزیوں کا سلسلہ شروع ہوا ہے افراد جماعت کا تبلیغی جوش فزوں تر ہوگیا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے ہماری حقیر مساعی کو پھل بھی عطا کرنے شروع کر دیئے ہیں چنانچہ ہمارے ایک سرگرم رکن مکرم منظور احمد صاحب کی تبلیغی کوششوں کے نتیجہ میں مورخہ یکم جنوری ۱۹۸۵ء کو ایک سعید الفطرت غیر احمدی نوجوان مکرم منان احمد صاحب کو قبول احمدیت کی سعادت ملی۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔ موصوف سے دوسرے عزیز و اقارب احمدیت کے قریب ہو رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ مکرم منان احمد صاحب کو استقامت عطا فرمائے اور ان کے اقارب کو بھی قبول حق کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

افسوس! مکرم مرزا عبد اللطیف صاحب درویش قادیان وفات پاگئے

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن

افسوس ہمارے ایک بزرگ اور ابتدائی درویش مکرم مرزا عبد اللطیف صاحب مورخہ ۱۲/۸۴ ۳۰ کو صبح سات بجے عرصہ قریباً ڈیڑھ سال فریش رہ کر بعمر ۸۰ سال اپنے مولائے حقیقی سے جا ملے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔

مرحوم مکرم مرزا شہاب بیگ صاحب ملک درزی خانہ قادیان کے فرزند تھے۔ ابتدا درویشی میں کئی سالوں تک انچارج سٹور کی خدمت بجالاتے رہے۔ ازاں بعد دفاتر مقامی میں بطور اپرسٹ کلرک خدمت پر مامور ہوئے۔ اسی طرح ایک لمبے عرصہ تک نگران لنگر خانہ کے طور پر بھی خدمت بجالاتے رہے۔ قریباً ڈیڑھ سال سے بوجہ بیماری فریش تھے اس عرصہ میں مکرم مرزا محمود احمد صاحب درویش کی اہلیہ صاحبہ اور ان کے بچوں نے مرحوم کی ہر ممکن خدمت کی جزاہم اللہ تعالیٰ خیراً کافی علاج معالجہ کیا گیا لیکن تقدیر الٰہی غالب آئی۔ اور آپ نے داعیٔ اجل کو لبیک کہا۔

اُسی روز بعد نماز ظہر لنگر خانہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے صحن میں محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی نے کثیر التعداد مقامی احباب جماعت کی معیت میں مرحوم کی نماز جنازہ ادا کی۔ بعدہ جنازہ بہشتی مقبرہ میں لے جایا گیا۔ جہاں تدفین عمل میں آنے کے بعد محترم حضرت میاں صاحب موصوف نے اجتماعی دُعا بھی کرائی۔

قارئین سے مرحوم کی مغفرت و بلندیٔ درجات اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (ادارہ)

درخواست ہائے دُعا

● مکرم عبد الحمید صاحب ٹاک صدر جماعت احمدیہ یاڑی پورہ (کشمیر) نزیل قادیان جماعت احمدیہ کشمیر کے تمام احمدی طلباء و طالبات کی اپنے اپنے امتحان میں نمایاں کامیابی مریضان کی شفایابی اور بے روزگاروں کو باعزت روزگار مہیا ہونے کے لئے۔

● مکرم شیخ علیم الدین صاحب تارا کوٹ (اڑیسہ) ریلوے میں کلارک سے ڈیویژنل ٹرانسفر کی اجازت ملنے پر دس روپے اعانت بدر میں ادا کر کے ہر خطرہ و حادثہ سے محفوظ رہنے اور دینی و دنیوی ترقیات کے لئے۔ ● مکرم میر عبد الرشید صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ یاڑی پورہ (کشمیر) دس روپے مد صدقہ میں ادا کر کے اپنے والد مکرم میر عبد المجید صاحب کی صحت و سلامتی، درازیٔ عمر اور پریشانیوں کے ازالہ کے لئے۔

● مکرم وسیم احمد خان صاحب آف کیرنگ (اڑیسہ) دس روپے اعانت بدر ادا کر کے اپنی ملازمت میں ترقی اپنے امتحان میں نمایاں کامیابی اور دینی و دنیوی ترقیات کے لئے قارئین بدر کی خدمت میں دعا کی درخواست کرتے ہیں۔

(ادارہ)

نتیجہ امتحان دینی نصاب ناصرات الاحمدیہ بھارت

ناصرات الاحمدیہ بھارت کا دینی امتحان اگست کے اوئل میں لیا گیا۔ قادیان کو ملا کر ۲۰ مجالس اس امتحان میں شریک ہوئیں۔ نصاب علیحدہ علیحدہ ہونے کی وجہ سے قادیان کی ناصرات کا رزلٹ علیحدہ نکالا گیا اور ناصرات الاحمدیہ بھارت کا معیار سوئم الف کے علاوہ علیحدہ رزلٹ نکالا گیا۔ کیونکہ معیار سوئم الف کا رزلٹ مقامی صدر لجنہ خود بھیجتی ہیں۔ قادیان کی ۱۱۸ ممبرات ناصرات نے امتحان دیا جس میں سے ۱۱۴ کامیاب ہوئیں۔ الحمد للہ۔

ناصرات الاحمدیہ قادیان

معیار اوّل

اوّل ۔ عزیزہ امۃ الرشید بنت مکرم نذیر احمد صاحب آف پونچھ
دوئم ۔ عزیزہ امۃ الرزاق کوثر بنت مکرم محمد احمد صاحب کالا افغانہ
دوئم ۔ عزیزہ نزیرہ بیگم بنت مکرم مولوی فیض احمد صاحب
سوئم ۔ عزیزہ حفصہ بیگم بنت مکرم خواجہ محمد عبد اللہ صاحب
چہارم ۔ عزیزہ راشدہ پروین بنت مکرم محمد سعید صاحب سودھا

معیار دوئم

اوّل ۔ عزیزہ امۃ الشافی بنت مکرم نذیر احمد صاحب آف پونچھ
دوئم ۔ عزیزہ رخسانہ ممتاز بنت مکرم شیخ عبد المومن صاحب
سوئم ۔ عزیزہ طیبہ صدیقہ بنت مکرم ملک صلاح الدین صاحب
چہارم ۔ عزیزہ امۃ الصبور بنت مکرم محمد یوسف صاحب گجراتی

معیار سوئم (ب)

اوّل ۔ عزیزہ طیبہ ناہید بنت مکرم مولوی برکت علی صاحب انعام
دوئم ۔ عزیزہ حسینہ رفعت بنت مکرم مستری محمد حسین صاحب
سوئم ۔ عزیزہ عطیۃ القیوم ناصرہ بنت مکرم مولوی محمد انعام صاحب غوری
سوئم ۔ عزیزہ عذرا انجم بنت مکرم مولوی نعمان احمد صاحب
چہارم عزیزہ امۃ الآخر بنت مکرم نذیر احمد صاحب آف پونچھ

معیار سوئم (الف)

اوّل ۔ عزیزہ ندرت ریحانہ بنت مکرم مولوی جاوید اقبال صاحب اختر
دوئم ۔ عزیزہ امۃ الباسط بنت مکرم ذوالفقار علی صاحب
دوئم ۔ عزیزہ راشدہ تنویر بنت مکرم مولوی خورشید احمد صاحب انور
دوئم ۔ عزیزہ نصرت جہاں بنت مکرم عبد المومن صاحب آف بنگال
دوئم ۔ عزیزہ ریحانہ پروین بنت مکرم عبد المومن صاحب آف بنگال
دوئم ۔ عزیزہ امۃ الہادی فرزانہ بنت مکرم مولوی محمد انعام صاحب غوری
دوئم ۔ عزیزہ نعیمہ بشریٰ بنت مکرم محمد ابراہیم صاحب آف حیدر آباد
سوئم ۔ عزیزہ شاہدہ رحمٰن زبدہ بنت مکرم مولوی محمد انعام صاحب غوری
سوئم ۔ عزیزہ بشریٰ صادقہ بنت مکرم چراغ دین صاحب
سوئم ۔ عزیزہ سعدیہ بشریٰ بنت مکرم بشیر احمد صاحب مہار
سوئم ۔ عزیزہ امۃ النور شبانہ بنت مکرم مولوی جاوید اقبال صاحب اختر

شہری ناصرات

معیار اوّل کل ۵۶ ممبرات شامل ہوئیں جس میں سے ۵۴ کامیاب ہوئیں۔ پوزیشن لینے والیوں کے نام یہ ہیں:۔

اوّل ۔ عزیزہ امۃ الحفیظ منصورہ بنت مکرم یوسف احمد الہ دین صاحب آف سکندرآباد
دوئم ۔ عزیزہ منصورہ بنت مکرم صالحہ محمد الہ دین صاحب آف سکندرآباد
سوئم ۔ عزیزہ ملکہ بیگم بنت مکرم خضر محمود صاحب آف شیموگہ۔
سوئم ۔ عزیزہ امۃ العلیم بنت مکرم ڈاکٹر محمد امام صاحب آف شیموگہ
سوئم ۔ عزیزہ سیدہ مبارکہ بیگم بنت مکرم میر عطاء الرحمٰن مختار صاحب 〃
چہارم ۔ عزیزہ عارفہ بیگم بنت مکرم عبد الرحمٰن صاحب آف حیدرآباد

معیار دوئم دیہات و شہر کی ۵۲ ممبرات امتحان میں شامل ہوئیں ۵۱ کامیاب ہوئیں پوزیشن لینے والی ممبرات کے نام یہ ہیں:۔ اوّل ۔ عزیزہ امۃ المجیب بنت مکرم حمید انصاری صاحب آف حیدرآباد

اوّل ۔ عزیزہ طاہرہ صدیقہ 〃 مکرم محمد بشیر الدین صاحب 〃 حیدرآباد
دوئم ۔ عزیزہ محمودہ بیگم 〃 مکرم سید مراد صاحب آف شیموگہ
سوئم ۔ عزیزہ امۃ الحلیم جبیں بنت مکرم ح منیر احمد صاحب آف شیموگہ
چہارم عزیزہ عامرہ صدیقہ بنت مکرم عبد القادر صاحب آف شیموگہ

معیار سوئم (ب) دیہات و شہر ۶۲ ممبرات شامل ہوئیں جس میں سے ۶۰ کامیاب ہوئیں پوزیشن والی ممبرات کے نام یہ ہیں:۔

اوّل ۔ عزیزہ طیبہ الہ دین بنت مکرم یوسف الہ دین صاحب آف سکندرآباد
دوئم ۔ عزیزہ ساجدہ بیگم 〃 مکرم ایم اے سلیم صاحب 〃 〃
سوئم ۔ عزیزہ منصورہ فرحت 〃 مکرم شفیق احمد صاحب 〃 〃
چہارم عزیزہ مبارکہ طلعت 〃 مکرم 〃 〃 〃 〃
چہارم عزیزہ طاہرہ بیگم 〃 مکرم ایم اے سلیم صاحب 〃 〃

دیہی ناصرات

معیار اوّل

اوّل ۔ عزیزہ نسرین پروین بنت مکرم محمد ابراہیم خان صاحب جبر جرنہ
دوئم ۔ عزیزہ فریدہ دردانہ 〃 مکرم ناصر احمد صاحب آف یادگیر
سوئم ۔ عزیزہ زبیدہ تبسم 〃 مکرم رحمت اللہ صاحب آف یادگیر
چہارم ۔ عزیزہ راشدہ بیگم 〃 مکرم ظفر احمد صاحب آف یادگیر
چہارم ۔ عزیزہ صوفیہ پروین 〃 مکرم محمد شہادت صاحب آف خانپور ملکی

معیار دوئم

اوّل ۔ عزیزہ امۃ الحفیظ بنت مکرم عبد الرحمٰن صاحب ڈک آف بھدرواہ (کشمیر)
دوئم ۔ عزیزہ شائقہ پروین بنت مکرم محمد اکبر حسین صاحب آف خانپور ملکی
سوئم ۔ عزیزہ شاہدہ پروین 〃 مکرم اختر حسین صاحب آف خانپور ملکی
سوئم ۔ عزیزہ فرزانہ نسرین بنت مکرم عبد الرشید گنائی آف بھدرواہ (کشمیر)
چہارم ۔ عزیزہ محمودہ بیگم بنت مکرم فضل الرحمٰن صاحب آف یادگیر

معیار سوئم (ب)

اوّل ۔ عزیزہ سکینہ بیگم بنت مکرم خلیل احمد صاحب آف موسیٰ بنی مائنز
دوئم ۔ عزیزہ امۃ الحی بیگم بنت مکرم شیخ فیروز احمد صاحب 〃 〃 〃
سوئم ۔ عزیزہ ریحانہ بیگم 〃 مکرم شیخ سراج صاحب 〃 〃 〃
سوئم ۔ عزیزہ شمیمہ بیگم بنت مکرم یعقوب خان صاحب 〃 〃 〃
چہارم عزیزہ شاہدہ بیگم 〃 مکرم شیخ روزاب صاحب 〃 〃 〃

ماہانہ رپورٹ کارگزاری

قائدین کرام اپنی مجالس کی ماہانہ رپورٹ کارگزاری تحریر کرتے وقت اس پر ترسیل کی تاریخ درج کرنا نہ بھولیں کہ موازنہ مجالس کے موقعہ پر اس امر کو بطور خاص ملحوظ رکھا جائیگا۔

معتمد دفتر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان

دعائے مغفرت

افسوس! مکرم فقیر محمد صاحب آف بھدرک مورخہ ۱۲/۸۴ کو صبح دس بجے بعمر قریباً ۵۰ سال اس دار فانی سے رحلت کر گئے مرحوم نیک ملنسار اور دعاگو پیدائشی احمدی تھے آپ نے اپنے پیچھے ایک بیوہ اور ایک بیٹا بطور یادگار چھوڑا ہے۔ مرحوم کے ایک عزیز شیخ محمد عمران صاحب نے اعانت بدر میں مبلغ دس روپے ادا کئے ہیں اور قارئین سے دعا کی عاجزانہ درخواست کی ہے کہ خدا تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا کرے۔ آمین

خاکسار
محمد یوسف انور مبلغ سلسلہ بھدرک (اڑیسہ)

قادیان میں شادی اور رخصتانہ کی تقاریب

(۱)۔ مورخہ ۱۰؍۶؍۸۵ کو مکرم ملک منیر احمد صاحب پشاوری ابن مکرم ملک نذیر احمد صاحب پشاوری درویش مرحوم کی تقریب شادی عمل میں آئی۔ اس سے قبل ان کا نکاح عزیزہ زبیدہ بیگم صاحبہ بنت مکرم سی۔ ٹی۔ محمد صاحب (کیرالہ) کے ساتھ ہو چکا تھا۔ حسب پروگرام بعد نماز عصر مسجد مبارک میں دولہا کی گلپوشی، تلاوت کلام پاک اور نظم خوانی کے بعد محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ نے اجتماعی دعا کرائی۔ اس کے بعد بارات مکرم چوہدری بدرالدین صاحب عامل جنرل سیکرٹری کے مکان پر پہنچی جہاں عزیزہ کا قیام تھا۔ یہاں پر بھی دولہا کی گلپوشی، تلاوت کلام پاک اور نظم خوانی کے بعد محترم صاحبزادہ صاحب نے ہی اجتماعی دعا کرائی۔

مورخہ ۱۲؍۶؍۸۵ کو والدہ مکرم ملک منیر احمد صاحب نے اپنے بیٹے کی دعوت ولیمہ پر ایک صد کے قریب احباب و مستورات کو مدعو کیا۔ اس خوشی میں مکرم ملک منیر احمد صاحب نے مبلغ ۵۰/- روپے اعانت بدر میں ادا کئے ہیں۔ جزاہم اللہ تعالیٰ۔

(۲)۔ مورخہ ۸؍۶؍۸۵ کو مکرم مولوی محمد یوسف صاحب مدرس مدرسہ احمدیہ کی بیٹی عزیزہ طلعت راشدہ سلمہا کی تقریب رخصتانہ عمل میں آئی۔ اس سے قبل عزیزہ کا نکاح مکرم محمد عارف صاحب ابن مکرم محمد عرفان صاحب عباسی لکھنؤ کے ساتھ ہو چکا تھا۔ بعد نماز عصر مسجد مبارک میں دولہا کی گلپوشی، تلاوت کلام پاک اور نظم خوانی کے بعد محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ نے اجتماعی دعا کرائی۔ اس کے بعد بارات مکرم مولوی محمد یوسف صاحب درویش کے مکان پر پہنچی۔ یہاں پر بھی دولہا کی گلپوشی، تلاوت کلام پاک اور نظم خوانی کے بعد محترم حضرت صاحبزادہ صاحب نے ہی اجتماعی دعا کرائی۔ مورخہ ۹؍۶؍۸۵ کو بعد دوپہر بارات واپس لکھنؤ کے لئے روانہ ہو گئی۔ خوشی کے اس موقعہ پر مکرم محمد عرفان صاحب عباسی لکھنؤ نے مبلغ ۱۰۵/- روپے اور مکرم مولوی محمد یوسف صاحب درویش نے مبلغ بطور شکرانہ ۱۵/- روپے مختلف مدات میں ادا کئے۔ جزاہم اللہ تعالیٰ۔

(۳)۔ مورخہ ۱۷؍۶؍۸۵ کو مکرم بشیر الٰہی خان صاحب ابن مکرم فضل الٰہی خان صاحب درویش کی تقریب شادی عمل میں آئی۔ اس سے قبل ان کا نکاح عزیزہ ثمینہ ... سلمہا بنت مکرم محمد موسیٰ صاحب درویش کے ساتھ ہو چکا تھا۔ حسب پروگرام بعد نماز عصر مسجد مبارک میں دولہا کی گلپوشی، تلاوت کلام پاک اور نظم خوانی کے بعد محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ نے اجتماعی دعا کرائی اس کے بعد بارات مکرم محمد موسیٰ صاحب درویش کے مکان پر گئی۔ یہاں پر بھی دولہا کی گلپوشی، تلاوت کلام پاک اور نظم خوانی کے بعد محترم صاحبزادہ صاحب نے ہی اجتماعی دعا کرائی۔ نماز عشاء کے بعد مکرم محمد موسیٰ صاحب نے اپنی بچی کو رخصت کیا۔

مورخہ ۱۹؍۶؍۸۵ کو مکرم فضل الٰہی خان صاحب درویش نے ساڑھے تین صد کے قریب احباب و مستورات کو اپنے بیٹے کی دعوت ولیمہ پر مدعو کیا۔ مکرم فضل الٰہی خان صاحب نے خوشی کے اس موقعہ پر مبلغ ... روپے اعانت بدر میں ادا کئے۔ جزاہم اللہ تعالیٰ۔

(۴)۔ مورخہ ۱۸؍۶؍۸۵ کو مکرم صلاح الدین صاحب چوہدری ابن مکرم چوہدری عبدالحق صاحب درویش مرحوم کی تقریب شادی عمل میں آئی۔ اس سے قبل ان کا نکاح عزیزہ مکرمہ بشریٰ بیگم نازنین سلمہا بنت مکرم مولوی حنیف احمد صاحب درویش کے ساتھ ہو چکا تھا۔ بعد نماز عصر مسجد مبارک میں دولہا کی گلپوشی، تلاوت کلام پاک اور نظم خوانی کے بعد محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ نے اجتماعی دعا کرائی اس کے بعد بارات مکرم مولوی حنیف احمد صاحب کے مکان پر پہنچی۔ یہاں پر بھی دولہا کی گلپوشی، تلاوت کلام پاک اور نظم خوانی کے بعد محترم صاحبزادہ صاحب نے ہی اجتماعی دعا کرائی۔ نماز مغرب کے قریب مکرم مولوی حنیف احمد صاحب نے اپنی بچی کو رخصت کیا۔ والدہ مکرم صلاح الدین صاحب چوہدری نے اپنے بیٹے کی مورخہ ۱۹؍۶؍۸۵ کو دعوت ولیمہ پر ایک صد کے قریب احباب و مستورات کو مدعو کیا خوشی کے اس موقعہ پر والدہ مکرم صلاح الدین صاحب نے مبلغ ۲۵/- روپے مختلف مدات میں ادا کئے۔ جزاہا اللہ تعالیٰ۔ اللہ تعالیٰ ان تمام رشتوں کو ہر جہت سے بابرکت اور مثمر بہ ثمرات حسنہ کرے۔ آمین۔

(ادارہ)

ولادت

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے خاکسار کو بتاریخ ۱۴؍۶؍۸۵ دوسرا بیٹا عطا فرمایا ہے۔ جو مکرم سید نظام الدین جمیل احمد صاحب مرحوم سابق صدر جماعت احمدیہ موتی ہاری کا پوتا اور مکرم فیروز عالم صاحب آف جعفر پورہ (سیوان) کا نواسہ ہے۔ نومولود کے نیک صالح و خادم دین ہونے اور درازی عمر و بلندی اقبال کے لئے قارئین بدر کی خدمت میں دعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔

(خاکسار سید عارف احمد نائب صدر و سیکرٹری مال جماعت احمدیہ موتی ہاری (بہار))

منظوری عہدیداران وممبران تحریک جدید انجمن احمدیہ قادیان

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے برائے سال ۱۹۸۵ء مندرجہ ذیل عہدیداران و ممبران تحریک جدید انجمن احمدیہ قادیان بھارت کی منظوری فرمائی ہے جو زیر ریزولیوشن نمبر ۱؍ت ج ۸۵ تحریک جدید انجمن احمدیہ قادیان بھارت ... درج ہوئی۔

وکیل الاعلیٰ تحریک جدید انجمن احمدیہ قادیان

۱۔ مکرم چوہدری عبدالقدیر صاحب	وکیل الاعلیٰ۔ وکیل التبشیر و وکیل التعلیم۔
۲۔ مکرم منظور احمد صاحب سوز	وکیل المال
۳۔ مکرم مولوی بشیر احمد صاحب دہلوی	ممبر
۴۔ مکرم فضل الٰہی خان صاحب قادیان	ممبر
۵۔ مکرم سیٹھ محمد معین الدین صاحب حیدرآباد	ممبر
۶۔ مکرم چوہدری بدرالدین صاحب عامل قادیان	ممبر
۷۔ مکرم سید محمد نور عالم صاحب کلکتہ	ممبر
۸۔ مکرم عبدالحمید صاحب ٹاک یاڑی پورہ کشمیر	ممبر
۹۔ مکرم محمد شفیع اللہ صاحب بنگلور	ممبر
۱۰۔ مکرم ڈاکٹر بی منصور صاحب کوڈالی کیرلہ	ممبر

امتحان دینی نصاب برائے جماعت ہائے احمدیہ ہندوستان

جملہ جماعت ہائے احمدیہ ہندوستان کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ سال ۱۳۶۴ھش بمطابق ۱۹۸۵ء کے امتحان دینی نصاب کے لئے "توضیح مرام" تصنیف لطیف سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام بطور نصاب مقرر کی گئی ہے۔ احباب جماعت اس دینی نصاب میں کثرت سے شمولیت اختیار کر کے علمی و روحانی فائدہ حاصل کریں۔ تمام عہدیداران جماعت مبلغین و معلمین کرام احباب جماعت پر یہ امر واضح کریں کہ یہ امتحان اس لئے رکھے جاتے ہیں تاکہ احباب جماعت کو سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کے مطالعہ کا موقعہ ملے۔ اس سلسلے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام و خلفاء کرام کے اقتباسات اور ارشادات وغیرہ سے بھی روشناس کرائیں۔

اللہ تعالیٰ آپ سب کی مساعی میں برکت دے اور جزائے خیر عطا کرے آمین۔

امتحان دہندگان کے لئے کتب کی رعایتی قیمت دو روپیہ فی نسخہ رکھی گئی ہے ڈاک خرچ اس کے علاوہ ہوگا۔ کتب نظارت دعوت و تبلیغ سے مل سکتی ہیں۔ امتحان ماہ ستمبر ۱۹۸۵ء کو ہوگا۔ عہدیداران جماعت اس امتحان میں شامل ہونے والے احباب کے اسماء مع ولدیت نظارت ہذا میں بھجوا کر ممنون فرمائیں۔

ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

تحریک دعائے خاص

مکرم حضرت صاحب منڈا سنگھر صدر جماعت احمدیہ ہبلی (کرناٹک) لکھتے ہیں کہ ان کے ایک زیر تبلیغ دوست مکرم غضنفر حسین خان صاحب اسسٹنٹ ڈائریکٹر آپریٹر پولیس اسٹیشن دانڈیلی (کوا) نے گو ابھی باقاعدہ تحریری بیعت نہیں کی تاہم موصوف اپنے آپ کو احمدی ہی کہتے ہیں۔ انہوں نے کئی سربرآوردہ شخصیتوں کو جماعتی لٹریچر دینے کے علاوہ مختلف مدات میں چندہ بھی دیا ہے۔ اسی طرح تفسیر کبیر منگوائی ہے اور بدر بھی جاری کرایا ہے۔ اللہ تعالیٰ موصوف کو انشراح صدر عطا فرمائے اور ان کے اخلاص کو شرف بیعت سے نوازے آمین۔

(ادارہ)

نمایاں اضافہ

حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے درج ذیل جماعتوں کی ستائشی رنگ میں حوصلہ افزائی کرتے ہوئے فرمایا کہ

چین نے چندہ تحریک جدید میں	۱۸۳ فیصد
لنکا نے چندہ تحریک جدید میں	۱۰۱ فیصد
سیرالیون نے چندہ تحریک جدید میں	۱۲۵ فیصد
سنگاپور نے چندہ تحریک جدید میں	۱۰۰ فیصد

لیکن اس ضمن میں یہ پہلو قابل غور و فکر ہے کہ :-

ہندوستان نے کتنے فیصد اضافہ کیا؟

ظاہر ہے کہ ہم ہندوستانی احمدیوں کا ایسے نمایاں اضافہ جات میں کہیں بھی کوئی ذکر موجود نہیں یہ حالت یقیناً ہماری غیر معمولی توجہ کی متقاضی ہے۔ لہٰذا اپنے چندہ تحریک جدید میں نمایاں اور معیاری اضافہ کریں تا ہم سب کا شمار بھی نمایاں اضافہ کرنے والوں میں ہو۔ اور ہم سب بھی اللہ تعالیٰ کی رضا اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خاص دعائیں اور خوشنودی حاصل کر سکیں۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے مقرر کردہ ایک کروڑ روپیہ کا ٹارگٹ اور تحریک جدید کے غیر ممالک میں تبلیغ و اشاعت اسلام کے عظیم مقصد کو جلد حاصل کرنے کے لئے چندہ تحریک جدید میں غیر معمولی طور پر نمایاں اور معیاری اضافہ کرنا ہم سب پر فرض ہے۔

وکیل المال تحریک جدید

وقف جدید کا نیا سال اور احباب جماعت کی ذمہ داری

احباب کرام کو علم ہی ہے کہ ہر سال سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح دسمبر کے آخری جمعہ یا جنوری کے پہلے جمعہ میں وقف جدید کے نئے مالی سال کے آغاز کا اعلان فرمایا کرتے ہیں لیکن امسال حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے وقف جدید کے نئے مالی سال کے شروع ہونے کے بارہ میں ارشاد موصول نہیں ہوا ہے۔

وقف جدید کی عظیم روحانی تحریک کا مالی سال یکم جنوری ۱۹۸۵ء سے شروع ہو چکا ہے لہٰذا احباب کرام اپنے وعدہ جات جلد از جلد دفتر وقف جدید کو بھجوائیں۔

سیدنا حضرت مصلح موعودؓ وقف جدید کی تحریک کی عظمت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ :-

"یہ تحریک (وقف جدید) خدا تعالیٰ نے میرے دل میں ڈالی ہے اس لئے خواہ مجھے اپنے مکان بیچنے پڑیں۔ کپڑے بیچنے پڑیں میں اس فرض کو پورا کروں گا اگر جماعت کا ایک فرد بھی میرا ساتھ نہ دے خدا تعالیٰ ان لوگوں کو الگ کر دے گا جو میرا ساتھ نہیں دیتے ہیں اور میری مدد کے لئے فرشتے آسمان سے اتارے گا۔"

ابھی تو یہ نوبت نہیں آئی کہ ہم اپنے کپڑے فروخت کریں۔ اللہ تعالیٰ نے ہم پر بڑا فضل کیا ہے آیئے۔ اور اپنے امام کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے اس تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیجئے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے فرمایا اس تحریک میں بچے بھی حصہ لیں۔ کم از کم ایک روپیہ ماہانہ اس تحریک میں چندہ دیں۔ آپ دیکھیں گے اس تحریک میں حصہ لینے سے بعد اللہ تعالیٰ فضل فرمائے گا۔ اور آپ کے بچوں کا مستقبل ضرور روشن فرمائے گا۔

اپنے بچوں کے روشن مستقبل کے لئے حضرت مصلح موعودؓ کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے

وقف جدید

کی تحریک میں بڑھ چڑھ کر چندہ دیں۔ اس وقت ہندوستان میں اس تحریک کے ماتحت ۴۲ معلمین وقف جدید تبلیغ و تربیت اور تعلیم کا کام کر رہے ہیں۔ آپ کے مالی تعاون کی سخت ضرورت ہے۔ تاکہ اس تحریک کے مقاصد کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کے لئے مزید وسعت پیدا کی جا سکے۔

انچارج وقف جدید انجمن احمدیہ قادیان

صد سالہ جوبلی فنڈ
صدر صاحبان جماعت ہائے احمدیہ کی توجہ کیلئے

آپ کی جماعت کے جن بھائیوں اور بہنوں نے "صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ" کی بابرکت تحریک میں حصہ لیا ہے اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے اور ان کے اموال اور نفوس میں خیر و برکت عطا کرے آمین

جیسا کہ آپ کو علم ہے کہ صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ کی عظیم الشان تقریب منانے کا وقت قریب سے قریب تر آ رہا ہے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ خوشیوں اور مسرتوں بھری یہ بابرکت تقریب ہماری زندگیوں میں لائے اور اسلام اور احمدیت کی عظیم الشان فتح اور ساری دنیا میں غلبۂ اسلام کا نظارہ ہم اپنی آنکھوں سے دیکھیں آمین۔ اگرچہ اس سلسلہ میں گذشتہ عرصہ میں جماعت ہائے احمدیہ بھارت کے سیکرٹریان مال صاحبان کے ساتھ خط و کتابت ہوتی رہی ہے اور جماعتی اور انفرادی وعدہ جات وصولی اور بقایا جات کی وقتاً فوقتاً اطلاع بھجوا کر بقایا جات کی وصولی کی طرف توجہ دلائی جاتی رہی ہے۔ لیکن اب وقت آ گیا ہے کہ بقایا جات کی وصولی کی طرف خصوصیت کے ساتھ توجہ دی جائے اور اگر کسی بھائی کی طرف سے پہلے اپنے وعدہ جات کی ادائیگی میں غفلت یا تاخیر ہوئی ہے تو ایسے افراد کو اپنے ذمہ بقایا جلد ادا کرنے کے لئے بار بار توجہ دلائی جائے تاکہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منشاء مبارک کے مطابق ہر فرد جماعت کے ذمہ بقایا رقم کی جلد از جلد سو فیصد ادائیگی ہو جائے اور اس بابرکت تقریب کو منانے کے سلسلہ میں ہمارے پیارے امام ایدہ اللہ تعالیٰ نے اسلام و احمدیت کی ترقی اور غلبۂ اسلام کے لئے جو عظیم الشان پروگرام شروع کر رکھے ہیں ان کی بروقت تکمیل ہو سکے۔ اس سلسلہ میں سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے فرمودہ خطبہ جمعہ ۳۰ مارچ ۱۹۸۴ء کا متن قبل ازیں سیکرٹریان مال کی خدمت میں بھجوایا جا چکا ہے۔ اس کی نقل آپ کے ملاحظہ کے لئے بھی بذریعہ ڈاک ارسال ہے اس کے مطالعہ سے آپ کو معلوم ہوگا کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے اس خطبہ جمعہ میں جوبلی فنڈ کے وعدہ جات کی وصولی کو تیز کرنے اور ایک دو سال کے اندر اندر ادا کرنے کا ارشاد فرمایا ہے چونکہ بحیثیت صدر جماعت مجموعی طور پر ان وعدہ جات کی جلد اور سو فیصد وصولی کی ذمہ داری آپ پر بھی آتی ہے لہٰذا اس اعلان کے ذریعہ آپ کو مخاطب کرتے ہوئے درخواست ہے کہ براہ مہربانی آپ اپنی جماعت کے سیکرٹری صاحب مال اور سیکرٹری صاحب جوبلی فنڈ کو افراد جماعت کے ذمہ بقایا جات کی وصولی کے لئے خصوصیت کے ساتھ اپنی جدوجہد کو تیز کرنے کی طرف توجہ دلا کر ممنون فرما دیں اور وقتاً فوقتاً ان کی کارکردگی کا جائزہ لے کر دفتر نظارت بیت المال آمد کو بھی مطلع فرماتے رہیں۔

اللہ تعالیٰ آپ کا حافظ و ناصر رہے اور اس سلسلہ میں اپنی ذمہ داری کو بہتر طور پر ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

نوٹ:- نظارت بیت المال آمد کے ریکارڈ کے مطابق آپ کی جماعت کے افراد کے وعدہ جات وصولی اور بقایا کی پوزیشن کی تفصیل بذریعہ ڈاک آپ کی خدمت میں بھجوائی جا رہی ہے۔

نئے مراکز کی تحریک اور حضور ایدہ اللہ کا اظہار خوشنودی

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طرف سے جاری فرمودہ تحریک چندہ برائے قیام "یورپ میں دو نئے مراکز" کے سلسلہ میں نظارت ہذا کی طرف سے حضور کی خدمت میں اس بابرکت تحریک میں حصہ لینے والے اور جماعتوں کی فہرست بغرض ملاحظہ و دعا پیش کی گئی تھی۔ اس سلسلہ میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اظہار خوشنودی کا جو خط موصول ہوا ہے اس میں حضور نے فرمایا ہے کہ :-

"اللہ تعالیٰ ہر قربانی کرنے والے کے اخلاص۔ ایمان۔ اموال۔ اور خوشیوں میں بہت برکتیں ڈالے۔ اور اپنے بیشمار فضلوں کا وارث بنائے۔ ہر ایک کو میری طرف سے محبت بھرا اسلام پہنچا دیں۔ جزاہم اللہ۔"

حضور کے اسی ارشاد کے مطابق متعلقہ جماعتوں کے نام خطوط بھی بھجوائے جا رہے ہیں جن جماعتوں کے افراد نے اس بابرکت تحریک میں حصہ لیا ہے۔ ان کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ اپنے وعدہ جات کی جلد از جلد سو فیصدی ادائیگی کر کے ممنون فرما دیں۔ نیز جن بھائیوں نے ابھی اس تحریک میں حصہ نہیں لیا ہے وہ بھی حصہ لے کر اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے وارث بنیں اور حضور کی دعاؤں سے فیضیاب ہوں۔

اللہ تعالیٰ سب احباب جماعت کو اس بابرکت تحریک میں حصہ لینے کی توفیق عطا فرمائے آمین

نوٹ:- چونکہ یہ تحریک لمبے عرصہ کے لئے نہیں ہے۔ لہٰذا وعدہ کے ساتھ ہی سو فیصدی ادائیگی کر کے عنداللہ ماجور ہوں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

(ناظر بیت المال آمد۔ قادیان)

أَفْضَلُ الذِّكْرِ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ

(حدیثِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم)

منجانب :- ماڈرن شو کمپنی ۳۱/۵/۶ لوئر چیت پور روڈ کلکتہ - ۷۳

MODERN SHOE CO.

31/5/6 LOWER CHITPUR ROAD.

PH. 275475 }
RESI. 273903 } CALCUTTA - 700073.

"اَلْخَیْرُ کُلُّہٗ فِی الْقُرْاٰنِ"

ہر قسم کی خیر و برکت قرآن مجید میں ہے

(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

THE JANTA

PHONE:- 279203

CARDBOARD BOX MFG. CO.

MANUFACTURERS OF ALL KINDS OF CARDBOARD.

CORRUGATED BOXES & DISTINCTIVE PRINTERS.

15, PRINCEP STREET, CALLUTTA - 700072.

اِنَّ اللّٰہَ یَرْزُقُ مَنْ یَّشَآءُ بِغَیْرِ حِسَابٍ

بی۔ ایم الیکٹرک ورکس بمبئی

خاص طور پر ان اغراض کیلئے ہم سے رابطہ قائم کیجئے :-

● الیکٹریکل انجینئرس ● لائسنس کنٹرکٹس ● الیکٹریکل ورکنگ ● موٹر وائینڈنگ

GHULAM MAHMOOD RAYCHOURY

C/10 LACHMI GOBIND APART. J.P. ROAD, VERSOVA

FOUR BUNGLOWS, ANDHERI. (WEST)

574108 }
689389 } ٹیلیفون :- BOMBAY - 53.

"میں وہی ہوں

جو وقت پر اصلاحِ خلق کے لئے بھیجا گیا"

("فتح اسلام" ص۱ تصنیف حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام)

پیشکش

لبرٹی بوٹ ہاؤس } نمبر ۵-۲-۱۸
فلک نما
حیدرآباد - ۵۰۰۲۵۳

محبت سب کیلئے
نفرت کسی سے نہیں

(حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

پیشکش :- سن رائز ربر پروڈکٹس ۲ ٹپسیا روڈ کلکتہ - ۷۰۰۰۳۹

SUNRISE RUBBER PRODUCTS,

2 - TUPSIA ROAD, CALCUTTA - 700039.

"AUTOCENTRE" تار کا پتہ :-

23-5222 }
23-1652 } ٹیلیفون نمبر :-

آٹو ٹریڈرز

۱۶ - مینگولین۔ کلکتہ - ۷۰۰۰۰۱

ہندوستان موٹرز لمیٹڈ کے منظور شدہ تقسیم کار

HM برائے :- ایمبیسڈر ● بیڈفورڈ ● ٹریکر HM

SKF بال اور رولر ٹیپر بیرنگ کے ڈسٹری بیوٹر

ہر قسم کی ڈیزل اور پٹرول کاروں اور ٹرکوں کے اصلی پرزہ جات دستیاب ہیں

AUTO TRADERS,

16 - MANGOE LANE, CALCUTTA - 700001

ہر قسم اور ہر ماڈل کے

موٹر کار۔ موٹر سائیکل۔ سکوٹرس کی خرید و فروخت اور
تبادلہ کے لئے "آٹو ونگس" کی خدمات حاصل فرمائیے

آٹو ونگس

AUTOWINGS,

32, SECOND MAIN ROAD,

C.I.T. COLONY,

MADRAS - 600004.

PHONE No. 76360.

رحیم کاٹیج انڈسٹریز

RAHIM COTTAGE INDUSTRIES

17-A RASOOL BUILDING.

MOHAMEDAN CROSS LANE

MADANPURA

BOMBAY - 8.

پرفیکٹ ٹریول ایڈس

PERFECT TRAVEL AIDS

D/2/54 (1)

MAHADEVPET,

MADIKERI - 571201

(KARNATAK)

ریگزین۔ فوم چمڑے۔ جینز۔ اور ویلویٹ سے تیار کردہ بہترین معیاری اور پائیدار سوٹ کیس۔
بریف کیس۔ سکول بیگ۔ ایئر بیگ۔ ہینڈ بیگ (زنانہ و مردانہ)۔ ہینڈ پرس۔ منی پرس۔ پاسپورٹ کور
اور پیلٹ کے مینوفیکچررس اینڈ آرڈر سپلائرز

پندرھویں صدی ہجری غلبۂ اسلام کی صدی ہے!

(ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

منجانب :- احمدیہ مسلم مشن ۔ ۲۰۵ نیو پارک سٹریٹ ۔ کلکتہ ۱۷۰۰۰۱۷ ۔ فون نمبر ۴۴۳۷۱۷

ینصرک رجال نوحی الیھم من السماء

(تیری مدد وہ لوگ کریں گے جنہیں ہم آسمان سے وحی کریں گے)

(الہام حضرت مسیح پاک علیہ السلام)

پیش کردہ : کرشن احمد، گوتم احمد اینڈ برادرس ، سٹاکسٹ جیون ڈریسز ۔ مدینہ میدان روڈ ۔ بھدرک ۔ ۷۵۶۱۰۰ (اڑیسہ)

پروپرائیٹر :- شیخ محمد یونس احمدی ۔ فون نمبر :- 294

"فتح اور کامیابی ہمارا مقدر ہے۔" ارشاد حضرت ناصر الدین رحمہ اللہ تعالیٰ

احمد الیکٹرانکس
کورٹ روڈ ۔ اسلام آباد (کشمیر)

گڈلک الیکٹرانکس
انڈسٹریز روڈ ۔ اسلام آباد (کشمیر)

امپائر ریڈیو ۔ ٹی وی ۔ اوشا پنکھوں اور سلائی مشین کی سیل اور سروس ۔

ملفوظات حضرت مسیح پاک علیہ السلام

- ... ہو کر چھوٹوں پر رحم کرو، نہ ان کی تحقیر۔
- عالم ہو کر نادانوں کو نصیحت کرو، نہ خود نمائی سے ان کی تذلیل۔
- امیر ہو کر غریبوں کی خدمت کرو، نہ خود پسندی سے ان پر تکبر۔

(کشتی نوح)

M. MOOSA RAZA SAHEB & SONS
NO. 6, ALBERT VICTOR ROAD, FORT.
GRAM:- MOOSARAZA
PHONE:- 605558
BANGALORE - 2.

فون نمبر :- 42301

حیدرآباد میں

ریلینڈ موٹر گاڑیوں
کی اطمینان بخش، قابل بھروسہ اور معیاری سروس کا واحد مرکز !

مسعود احمد ریپئرنگ ورکشاپ (آغا پورہ)
۷۸۴-۱-۱۶ سعید آباد ۔ حیدرآباد (آندھرا پردیش)

"قرآن شریف پر عمل ہی ترقی اور ہدایت کا موجب ہے۔" (ملفوظات جلد ہشتم ۳۱)

الائیڈ گلو پروڈکٹس
بہترین قسم کا گلو تیار کرنیوالے

(پتہ)
نمبر: ۲/۴/۲۲ عقب کاچی گوڑہ ریلوے سٹیشن ۔ حیدرآباد ۲۷ (آندھرا پردیش)
(فون نمبر :- 42916)

"اپنی خلوت گاہوں کو ذکرِ الٰہی سے معمور کرو!"

(ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

پیش کرتے ہیں :-

NIR ®
CALCUTTA-15.

آرام دہ مضبوط اور دیدہ زیب ربر شیٹ ہوائی چپل ہنٹر ربر پلاسٹک اور کینوس کے جوتے !